اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ۬ؕ

القران الحکیم ۲:۲۵۸

فَبِمَا رَحۡمَۃٍ

مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۚ وَلَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ

حَوۡلِکَ ۪ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ وَشَاوِرۡہُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ

سورۃ آلِ عمران (۳) : آیت ۱۶۰

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تُو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تُو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گِرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر، سابق امیر جماعت امریکہ

تصاویر: مکرم رضوان اکبر صاحب

جلد نمبر 3 احسان 1403 ہش — جون 2024ء ذوالقعدہ۔ذوالحجہ 1445 ہجری شمارہ نمبر 6

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے

اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕوَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى ۚ وَاتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ۝

(سورۃ البقرہ: 198)

اردو ترجمہ: (بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ): **حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔**

تفسیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:

”یہاں رفث، فسوق اور جدال تین گناہوں کے چھوڑنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ رفث مرد عورت کے مخصوص تعلقات کو کہتے ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ بدکلامی کرنا، گالیاں دینا، گندی باتیں کرنا، قصے سُنانا، لغو اور بے ہودہ باتیں کرنا جسے پنجابی میں گپیں مارنا کہتے ہیں۔ یہ تمام امور بھی رفث میں ہی شامل ہیں۔ اور فسوق وہ گناہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں جن میں انسان اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نکل جاتا ہے۔ آخر میں جدال کا ذکر کیا ہے جو تعلقات باہمی کو توڑنے والی چیز ہے ان تین الفاظ کے ذریعہ در حقیقت اللہ تعالیٰ نے تین اصلاحوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا ہے۔ (1) اپنی ذاتی اصلاح کرو اور اپنے دل کو ہر قسم کے گندے اور ناپاک میلانات سے پاک رکھو۔ (2) اللہ تعالیٰ سے اپنا مخلصانہ تعلق رکھو (3) انسانوں سے تعلقات محبت کو استوار رکھو۔ گویا یہ صرف تین بدیاں ہی نہیں جن سے روکا گیا ہے بلکہ تین قسم کی بدیاں ہیں جن سے باہر کوئی بدی نہیں رہتی۔ کیونکہ بدی یا تو اپنے نفس سے تعلق رکھتی ہے یا خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یا پھر مخلوق سے تعلق رکھتی ہے۔ اور روحانیت کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنی ذاتی اصلاح کے بعد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی سرگرم رہے۔“

(تفسیر کبیر، جلد 3، صفحہ 252)

حج اور قربانی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : یَاأَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا ، فَقَالَ رَجُلٌ : أَکُلَّ عامٍ؟ یا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلَاثًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَاَاسْتَطَعْتُمْ،ثُمَّ قَالَ : ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَإِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی أَنْبِیَآئِھِمْ ، فَإِذَا أَمَرْتُکُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْہُ۔

(مسلم کتاب الحج، باب فرض الحج مرّۃ فی العمر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لیے تم حج کیا کرو۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج ضروری ہے؟ آپؐ خاموش رہے۔ اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو۔ بلا ضرورت باتیں پوچھنے کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر جو باتیں وہ بتاتے ان کی خلاف ورزی کر کے ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتے جب مَیں خود تم کو کوئی حکم دوں تم طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 333، مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن، اشاعت جنوری 2015ء ، فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

عَنْ مُخْنَفِ بْنِ سَلِیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، قَالَ : یَاأَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّ عَلَی اَھْلِ کُلِّ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اِضْحِیَّۃً۔

(ابوداوٗد، کتاب الضحایا)

حضرت مخنف بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے (وہاں) حضورؐ نے فرمایا ہر صاحب استطاعت گھر پر ہر سال قربانی ہے۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 336، مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن، اشاعت جنوری 2015ء ، فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

استغفار سے ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ثُمَّ اَفِيۡضُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝ (سورۃ البقرہ 2:200)

”استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خداتعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔

یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃالعین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پاکر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا کیونکہ غَفْرٌ جس سے اِستغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ گویا استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے بلکہ الوہیت کی چادر میں لے کر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے اور اس کی برہنگی کے بد اثر سے بچائے۔

سو چونکہ خدا مبدءِ فیض ہے اور اس کا نور ہر ایک تاریکی کے دور کرنے کے لئے ہر وقت طیار ہے اس لئے پاک زندگی کے حاصل کرنے کے لئے یہی طریق مستقیم ہے کہ ہم اس خوفناک حالت سے ڈر کر اس چشمہ ٔطہارت کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائیں تا وہ چشمہ زور سے ہماری طرف حرکت کرے اور تمام گند کو یکدفعہ لے جائے۔ خدا کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم درحقیقت اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں۔“

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12، صفحات 346-347)

اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے!! — لو تمہیں طَور تسلی کا بتایا ہم نے

آج اِن نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں — دل کو اِن نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں — ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفیؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت — اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مُدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالَم میں — لاجَرَم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مَوردِ قہر ہوئے آنکھ میں اَغیار کے ہم — جب سے عشق اس کا تہ دل میں بٹھایا ہم نے

زُعم میں اُن کے مسیحائی کا دعوٰی میرا — اِفترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے

کافر و مُلحِد و دجّال ہمیں کہتے ہیں! — نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے

(درّ ثمین)

3 مئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	غزوۂ احد اور حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی سیرت کا تذکرہ نیز دنیا کے حالات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لیے دعا کی تحریک۔ ☆... امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت کے جنگی اُصول و رواج کے مطابق اسے [غزوۂ احد کو] شکست نہیں کہا جا سکتا کیونکہ مسلمان تو اس وقت بھی میدان میں موجود تھے جب ابوسفیان محض نعرے لگاتا ہوا میدان سے روانہ ہو گیا تھا۔ ☆... آنحضرت ﷺ کی اوّل و آخر حیثیت ایک جنگی ماہر کی نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور روحانی سردار کی تھی جس کے ہاتھ میں مکارمِ اخلاق کا جھنڈا تھمایا گیا تھا۔ ☆... جنگِ احد محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان تھا۔ ☆... دنیا کے حالات، مسلمانوں کی حالت اور فلسطین کے مظلومین کے حوالے سے دعا کی مکرر تحریک۔ ☆... حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی صحت کے لیے دعا کی تحریک۔ https://www.alfazl.com/2024/05/06/96252/
10 مئی، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	سریہ حضرت ابوسلمہؓ، سریہ حضرت عبداللہ بن انیسؓ اور سریہ رجیع کی روشنی میں آنحضور ﷺ کی سیرت کا ایمان افروز تذکرہ نیز اسیران راہ مولیٰ اور فلسطین کے مظلومین کے لیے دعا کی تحریک۔ ☆... سرایا میں آپؐ کی سیرت کے بعض پہلوؤں، آپؐ کی حکمت، مسلمانوں کے دفاع کا طریقہ کار اور دشمن کے لیے ہمدردی کا اظہار اور آپؐ کے اُسوہ پر روشنی پڑتی ہے۔ ☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کا عصا عبداللہؓ کو بطور انعام کے عطا فرمایا اور فرمایا یہ عصا تمہیں جنت میں ٹیک لگانے کا کام دے گا۔ ☆... آپؐ کی انسانی جان کی قدر کا تو یہ حال ہے کہ دشمن قبیلے کے لوگوں کی جان بچانے کے لیے یہ ایک ترکیب نکالی کہ ایک جان کو قتل کرنا بہتر ہے تاکہ اُن کے باقی لوگ بچ جائیں۔ یہ انسانی ہمدردی کی معراج ہے۔ ☆... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو باقاعدہ جنگوں میں بھی یہ حکم فرماتے تھے کہ کسی بچے بوڑھے عورت اور مذہبی شخص کو جو براہ راست جنگ میں ملوث نہیں ہے قتل نہیں کرنا۔ ☆... یمن اور پاکستان کے اسیر انِ راہ مولیٰ نیز فلسطین کے مظلومین کے لیے دعا کی تحریک۔ https://www.alfazl.com/2024/05/13/96720/

سریہ رجیع کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی سیرت اور صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عشق و وفا اور قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ۔ ☆… واقعہ رجیع کی بابت لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس آدمی سریے کے طور پر حالات معلوم کرنے کے لیے بھجوائے اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ ☆… جب حضرت عمر فاروقؓ کو عاصمؓ کی شہادت اور اس سب واقعے کا علم ہؤا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے عہد کا کیسا پاس رکھتا ہے۔ عاصمؓ نے قسم کھائی تھی کہ کبھی کسی کافر سے مس نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد بھی اس کی اس قسم کا پاس رکھا اور کافروں کو اسے چھونے نہ دیا۔ ☆… حضرت زیدؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے اتنا بھی پسند نہیں کہ محمد ﷺ اس وقت جس مکان میں ہیں وہاں ان کو کانٹا بھی چبھے اور وہ انہیں تکلیف دے۔ اور مَیں اپنے اہل و عیال میں رہوں۔ ☆… جس دن خبیبؓ اور زیدؓ شہید کیے گئے اس روز سنا گیا کہ آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ علیکم السلام یعنی تم دونوں پر بھی سلامتی ہو۔ ☆… صحابہؓ اسلام کی خاطر ہر وقت جان کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنے والے تھے۔ https://www.alfazl.com/2024/05/20/97324/	17 مئی، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے
خلافت حقہ اسلامیہ کی برکات اور ایمان افروز واقعات کا بیان۔ ☆… ہر دور میں دشمن نے جماعت کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن ہر طرح ناکامی کا منہ دیکھا۔ ☆… ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھنے والے ہیں۔ ☆… حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ میرے بعد بھی جماعت میں میری خلافت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جاری رہے گا۔ ☆… وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ ☆… گیمبیا کے ایک گاؤں میں ایک دوست جماعت کی شدید مخالفت کرتے تھے انہوں نے ایم ٹی اے پر میرا خطبہ سنا تو کہنے لگے کہ یہ شخص جھوٹا نہیں۔ یہی سچی خلافت ہے۔ ☆… ایک دوست نے جب تھوڑی دیر کے لیے میرا خطبہ جمعہ سنا تو کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ کافر نہیں ہو سکتی اور فیملی سمیت بیعت کر لی۔ ☆… مکرم چودھری نصر اللہ خان صاحب اور مکرم کنور ادریس صاحب کا ذکر خیر اور نمازہ جنازہ غائب۔	24 مئی، 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

جلسہ پر آنے والوں کے لیے ایک نصیحت درد مند دل کے ساتھ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے 18 / اپریل 1910ء کے خطبہ جمعہ میں نہایت درد انگیز الفاظ میں جلسہ پر آنے والوں کو نصیحت فرمائی:

...تم لوگ بھی یہاں اکٹھے ہوئے تھے۔ گورو کل۔ انجمن حمایت اسلام علی گڑھ والے بھی اکٹھے ہوئے ہیں وہاں بھی رپورٹیں پڑھی گئی ہیں۔ یہاں بھی ہمارے رپورٹر نے رپورٹ پڑھ دی کہ اتنا روپیہ آیا۔ اتنا خرچ ہوُا۔ پر میں سوچتا ہوں کہ یہ لوگ یہاں کیوں آئے۔ یہ روپیہ تو بذریعہ منی آرڈر بھی بھیج سکتے تھے۔ اور رپورٹ چھپ کر ان کے پاس پہنچ سکتی تھی... پھر جو لوگ عمائد تھے وہ اگر مجھ سے علیحدہ ملتے تو میں ان کے لیے دعائیں کرتا انہیں کچھ نصیحتیں دیتا۔ لیکن افسوس کہ اکثر لوگ اس وقت آئے کہ لو جی! السلام علیکم یکہ تیار ہے۔ تم یاد رکھو میں ایسے میلوں سے سخت متنفر ہوں میں ایسے مجمعوں کو جن میں روحانی تذکرہ نہ ہو۔ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ یہ روپیہ تو وہ منی آرڈر کر کے بھیج سکتے بلکہ اس طرح بہت سا خرچ جو مہمانداری پر ہوُا وہ بھی محفوظ رہتا۔ یہاں کے دکانداروں نے بھی افسوس دنیا کی طرف توجہ کی اور کہا کہ جلسہ باہر نہ ہو شہر میں ہو۔ ہماری چیزیں بک جاویں میں ایسے اجتماع اور ایسے روپے کو جو دنیا کے لیے ہو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ جو سن رہا ہے وہ یاد رکھے اور دوسروں تک یہ بات پہنچادے میں اسی غم میں پگھل کر بیمار بھی ہو گیا۔ باہر کی جماعتوں کے سیکرٹری و عمائد آئے تھے وہ مجھ سے علیحدہ علیحدہ ملتے میں ان کو بڑی نیکیاں سکھاتا اور بڑی اچھی باتیں بتاتا۔ لیکن افسوس کہ ہماری صدر انجمن نے بھی ان کو یہ بات نہ بتائی اس لیے مجھ کو ان سے بھی رنج ہے۔ کیا آیا کتنے روپے جمع ہوئے ہم کو اس سے کچھ بھی غرض نہیں ہم کو تو صرف خدا چاہیے مجھ کو نہیں معلوم کہ کیا جمع ہوُا۔ کیا آیا مجھ کو اس کی مطلق پرواہ نہیں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو مقدم کرو۔ ہماری کوششیں اللہ کے لیے ہوں اگر یہ نہ ہو تو ہائی سکول کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور اس کی عمارتیں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ ہمیں تو ہمارا مولیٰ چاہیے۔ اپنے احباب کو خط لکھو اور ان کو تنبیہ کرو۔ میں تو لاہور اور امرت سر کے لوگوں کا بھی منتظر رہا کہ وہ مجھ سے کیا سیکھتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بھی کوئی نہ آیا۔ میں چاہتا تھا کہ لوگ میری زندگی میں متقی اور پرہیزگار بنیں اور دنیا اور اس کی رسموں کی طرف کم توجہ کریں۔ (تاریخِ احمدیت، جلد 3، قادیان میں متعدد پبلک عمارتوں کی تعمیر، صفحہ 318، بدر 21-14-7/ اپریل 1910ء، صفحہ 2، کالم 2)

جلسہ سالانہ امریکہ، 2024ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ، امریکہ 28 جون تا 30 جون 2024ء کو تاریخی شہر رچمنڈ، ورجینیا کے معروف گریٹر رچمنڈ کنونشن سینٹر (GRCC) میں 74 واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ ان شاءاللہ۔

مقام کا پتہ درج ذیل ہے:

Greater Richmond Convention Center
North 3rd Street403
Richmond, VA 23219

احبابِ کرام سے اس جلسے میں شرکت اور اس کے کامیاب انعقاد کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

دیارِ محبوبؐ سے نامہ ٔ محمودؓ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے قلم سے ان کے سفر حج 1912ء کی روداد۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو لکھے گئے خطوط

سیّدنا و امامنا! السلام علیکم۔

کل سویز خدا کے فضل سے آ گئے اور خواب جو میں نے لکھی تھی اس کی تصدیق بھی ہو گئی کیونکہ جو جہاز آج پیر کو جانا تھا اس میں جگہ نہیں مل سکی اور وہی جواب ملا کہ ٹکٹ اس جہاز کے ختم ہو چکے ہیں، کسی اگلے جہاز پر جگہ بنا دی جائے گی۔ ایک جہاز کل منگل کو انتیس 29 اکتوبر کو جانا ہے۔ اس کے ٹکٹ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن بہت مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہزارہا حاجی یہاں ہم سے پہلے آیا پڑا ہے آجکل مصر سے حجاج کے لئے روزانہ ایک دو جہاز روانہ ہوتے ہیں اور آخری جہاز وہ ہے جس پر پہلے جانے کا ارادہ کیا تھا اور اگر اسی پر آتے تو اغلب تھا کہ رہ جاتے اب بھی کہ ایک ہفتہ پہلے آ گئے ہیں جگہ ملنے کی دقت ہو رہی ہے۔ مصر سے اکہتر ہزار حاجی کے لئے ٹکٹ شائع ہو چکا ہے۔

کل پورٹ سعید سے سویز آتے ہوئے سیکنڈ کلاس میں پانچ آدمی میرے ساتھ اور سوار تھے۔ ایک تو کوئی یورپین تھا اور چار مسلمان۔ دو[2] بدوی رؤسا تھے غالباً جنوبی حصہ مصر کے اور ایک محکمہ تار کا کوئی افسر تھا اور ایک ریلوے کا انسپکٹر۔ ان سے گفتگو ہوتی آئی۔ اور میں نے انہیں موجودہ حالات اسلام پر توجہ دلائی اور بتایا کہ کس طرح مذہبی اور دنیاوی دونوں طور سے مسلمان گر رہے ہیں اور مسیحی غلبہ پاتے جا رہے ہیں۔ اور پھر وفات مسیح کا مسئلہ اور حضرت صاحب کا دعویٰ پیش کیا اور اتحاد کی ضرورت اور تعلق باہمی کے بڑھانے پر زور دیا۔ قریباً تین گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی ان میں سے جو شخص محکمہ تار کا افسر تھا وہ عربی زبان کے علاوہ انگریزی، فرانسیسی اور اٹلی کی زبانیں جانتا تھا۔ خدا کے فضل سے ان پر ایسا اثر ہوا کہ ان سب نے قریباً مجھ سے میرا پتہ لکھوا لیا اور اس شخص نے جو کئی زبانیں جانتا تھا وعدہ کیا کہ میں ان سب خیالات کو اخبار "العلم" میں جو یہاں کا روزانہ اخبار ہے، شائع کروں گا اور آپ سے ان باتوں کی نسبت آئندہ خط و کتابت کرتا رہوں گا۔ پھر وہ میرے ساتھ سب اسباب لایا اور ایک لُوکَنڈہ تک لا کے اطمینان کر کے کہ اب کوئی تکلیف نہ ہو گی پھر اپنے کام کو گیا، ورنہ سویز میں ہمیں بہت تکلیف ہوتی یہ خدا ہی کا فضل ہے اس نے بھی اپنے دوسرے ساتھی سے جو ریل کا انسپکٹر تھا، فیصلہ کیا کہ ہم آئندہ اس قسم کی انجمن قائم کریں جس کی غرض اشاعت اسلام اور اتحاد بین المسلمین ہو۔ میری طبیعت برابر کمزور ہو رہی ہے آج اس قدر سر درد تھی کہ دن کو سونا پڑا۔ جس سے طبیعت پر اور بھی بد اثر پڑا۔ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ والدہ ناصر کچھ بیمار ہیں جیسے سل کی ابتدا ہوتی ہے۔ ان کی والدہ کو چونکہ ایک دفعہ یہ مرض ہو چکی ہے مجھے ہمیشہ خطرہ رہتا ہے نہ معلوم خواب کی کیا تعبیر ہے لیکن حضور دعا فرمائیں۔ عورتوں کو خاوندوں کی جدائی کا بھی ایک صدمہ ہوتا ہے۔ اور اس سے جسمانی بیماریوں کا بھی ایک خطرہ ہوتا ہے۔ دعا کی سخت ضرورت ہے۔ حضور کی دعا سے اس وقت تک ہر جگہ اللہ تعالیٰ با اخلاق لوگوں سے ہی پالا ڈالتا رہا ہے- عرب صاحب بھی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔

والسلام

خاکسار—مرزا محمود احمد از سویز

دوسرا خط جو جدہ پہنچ کر 2 نومبر 1912ء کو لکھا

سیدی و آقائی واستاذی!

السلام علیکم

کل بتاریخ یکم اکتوبر (غالباً نومبر ہے کیونکہ جدہ کی مہر 2 نومبر کی ہے۔ ایڈیٹر) اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہ خیر و عافیت جدّہ پہنچ گئے- کل جس وقت اترا ہوں، گو میرا بدن بہت گرم تھا اور سخت سر درد ہو رہی تھی لیکن چونکہ مصری جہاز کے مسافروں کو دیکھا نہیں جاتا، اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی اور بغیر کسی مزاحمت کے گزر گئے- میرا خیال تھا کہ میر صاحب اس وقت تک پہنچ گئے ہوں گے لیکن معلوم ہوا کہ وہ اب تک نہیں پہنچے کیونکہ ان کا جہاز ابھی دو دن تک آئے گا۔ سو ان شاء اللہ وہ یا تو آج تشریف لائیں گے یا کل۔ میں انشاء اللہ جدّہ میں ان کا انتظار کروں گا اور جب وہ تشریف لائیں گے تو ان کے ساتھ مل کر انشاء اللہ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوں گے، عرب صاحب بہ خیر و عافیت ہیں۔ میری صحت بدستور کمزور ہے- بہت خفیف سی کھانسی ہے اور حرارت سی معلوم ہوتی ہے۔ چونکہ ٹمپریچر نہیں لیا اس لئے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ واقع میں بھی ہے یا معدہ کے نقص سے معلوم ہوتی ہے۔ سر درد روزانہ ہو جاتی ہے۔ کبھی پیٹ میں درد ہو جاتی ہے شاید اختلاف غذا کی وجہ سے ہے۔

مصر میں پہلے دن تو کچھ لکھے پڑھوں سے ملاقات ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے

میں یہ سمجھا کہ شاید سارے مصر کی زبان ایسی ہے لیکن تین دن کے بعد کے تجربہ سے معلوم ہوُا کہ بہت ہی خراب زبان ہے۔ عوام الناس کی زبان کا سمجھنا تو کار دار دہے میں تو خیر زبانِ محاورہ جانتا ہی نہیں۔ لیکن اکثر اوقات عرب صاحب بھی کہتے تھے کہ میں نہیں سمجھا۔ الفاظ بھی بدل دیے ہیں۔ ایسے ملک میں تو شاید آدمی پانچ سال میں بھی زبان نہ سیکھ سکے۔ جہاز میں خاص قاہرہ کے آدمی بھی ملے۔ ان کی زبان بھی ویسی ہی تھی۔ حالانکہ بعض ان میں سے بڑے بڑے آدمی تھے لیکن چونکہ زیادہ مدت رہنے کا موقع نہیں ملا ابھی درست رائے قائم نہیں کر سکے۔ اب یہاں جدہ میں اس وقت تک جتنے آدمیوں سے ملنے کا موقع ملا ہے، وہ خوب زبان فصیح بولتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم کل تک یہ رائے قائم رہتی ہے یا نہیں۔ جو عرب قادیان میں دیکھے تھے، اُن سے اِن کی زبان مختلف ہے کل ایک دس گیارہ برس کے لڑکے نے کہا کہ مراکب الحجاج تکون مشحونا۔ مشحون کا لفظ اس سے سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ قرآن کریم کا لفظ ہے۔ مصر میں بہت سے لوگوں سے سنا کہ کہتے تھے اربعۃ یوم، ستۃ یوم، خمسۃ یوم ۔ یہاں ایک اور لڑکے نے کہا اربعہ ایام۔ وہاں کسی پڑھے لکھے آدمی کے منہ سے بھی ایام نہیں سنا۔ سب یوم، یوم ہی کہتے تھے۔ میاں ابو بکر صاحب بتاتے ہیں کہ مکّہ کی زبان یہاں سے بھی صاف ہے۔ وہاں مصر کے لوگوں سے اور دوسروں سے یہ سنا ہے کہ مصر میں لغت اور حدیث کے بعض بڑے بڑے عالم ضرور موجود ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو مصر سے آدمی یہ فائدہ اٹھا سکتا ہے کہ ایک دو سال تک متواتر رہ کر ان لوگوں سے تعلیم حاصل کرے۔ میرے جیسا آدمی جس کا ارادہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ اس سفر میں خرچ کرنے کا تھا، ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ میں تو اگر نیت حج نہ کر لیتا تو یہ سفر میرے لئے مشکل ہو جاتا۔ اس قسم کی غفلت دنیا میں چھائی ہوئی ہے کہ طبیعت گھبرا جاتی ہے۔ ہندوستان دین کے لحاظ سے سب ملکوں سے بڑھا ہوُا ہے اور قادیان تو ایک رحمت ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ دین کی ضرورت کو ہی لوگ نہیں سمجھتے مصر کے چار دن کے قیام اور دوران سفر جہاز میں بہت سے لوگوں سے گفتگو کا موقع ملا۔ بہت نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ تبلیغ کی ان کو ضرورت ہے جو جھوٹ پر ہیں، اور جو حق پر ہیں ان کو تبلیغ کی کیا حاجت؟ اگر کوئی لوگ گمراہ ہوتے ہیں تو ہوں۔ ہم تو الحمد للہ مسلمان ہیں جب ان کو سمجھایا گیا تو حیران ہوئے اور اقرار کیا کہ اب تک ہم ضرورتِ تبلیغ و تعلیم کو سمجھتے ہی نہیں تھے۔ اور کبھی خیال بھی نہیں کیا۔ اگرچہ چار دن ٹھہرنے کا ہی اتفاق ہوُا لیکن جہاز میں تین دن مصریوں کا ہی ساتھ رہا۔ اور مصر سے اچھے اچھے لوگ سب بلاد کے حج کو جا رہے تھے۔ سب سے میں نے ملاقات کی۔ چونکہ ان میں ہماری نسبت تعصب نہیں اس لئے کچھ مخالفت کے بعد مان لیتے ہیں اور زیادہ ہَٹ نہیں کرتے اور تھوڑی گفتگو کے بعد محبت کرنے لگ جاتے تھے۔ اور خود بلا بلا کر گفتگو کرتے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ عرب ہونے پر افتخار کرتے تھے لیکن تمام تھرڈ کلاس والے عرب صاحب کو اپنا شیخ بنا بیٹھے تھے۔ اور ہر ایک ان سے آکر فتویٰ پوچھتا تھا اور مناسکِ حج دریافت کرتا تھا۔ اور سیکنڈ فرسٹ والے میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے خصوصاً مصری جہاں ملتے گفتگو شروع کر دیتے اور بلا کر پاس بٹھا لیتے۔ مگر قہوہ اور کافی کی عادت نہ تھی اس لئے ان لوگوں کو بہت تکلیف اور حیرت ہوتی تھی کیونکہ میں ان کا ساتھ نہ دے سکتا تھا۔ قہوہ کی ایک پیالی تو خیر پینی آسان ہے لیکن کافی پینا تو بہت مشکل کام ہے۔ کافی سخت کڑوی چیز ہے۔ وہ اس پر حیران ہوتے اور مجھ پر رحم کرتے تھے کہ یہ اس نعمت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ایک شخص مجھے کہنے لگا کہ کیا ہندوستانی کافی نہیں پیتے؟ یہ تو بڑی نعمت ہے۔

حج کی قدر اور اس کی عظمت حج کے بغیر نہیں معلوم ہو سکتی۔ واقعی جو دعا اور توجہ الی اللہ اس سفر میں دیکھی ہے وہ کبھی نہ دیکھی تھی۔ سینکڑوں زبانوں کے بولنے والے لوگوں کو جہاز میں اکٹھا دیکھ کر اور ان کی لَبَّیک لَبَّیک کی آواز سُن کر ایسی رقت اور محبت پیدا ہوتی تھی کہ اندازہ سے بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات پر تعجب آتا تھا کہ مکہ سے اٹھ کر اس نور نے دنیا کے کس کس گوشہ کو روشن کر دیا۔ آخر وہ کیا قوّت قدسی تھی جس نے کروڑوں نہیں، اربوں کو ضلالت سے نکال کر ہدایت کا راستہ بتا دیا۔ رابِغ پر بیٹھتے وقت جب لَبَّیک لَبَّیک کا نعرہ اٹھا اور میں نے ترکوں کو لَبَّیچ لَبَّیچ کہتے سنا تو میری آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ یہ لوگ لفظ تو درست بول نہیں سکتے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں، آہ و زاریوں نے ان کو کھینچ کر راہ اسلام دکھا دی۔ رابِغ کے قریب اللہ تعالیٰ نے میرے سینے کو دعاؤں کے لئے کھول دیا اور بہت دعا کی توفیق ملی۔ قدرتِ الٰہیہ اور اس کے فضل کے قربان جاؤں کہ دو ترک جو اُردو تو الگ عربی بھی نہیں جانتے تھے۔ ایک میرے دائیں اور ایک میرے بائیں کھڑے ہو گئے اور نہایت دردِ دل سے آمین آمین پکارنے لگے۔ فوراً میرے دل میں آیا کہ یہ قبولیت کا وقت ہے کہ خدا نے یہ لوگ میرے لئے آمین آمین کہنے کے لئے بھیج دیئے ہیں اور حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں، اس وقت میں نے اپنے لئے، حضور کے لئے، حضور کے خاندان کے لئے، اپنی والدہ اور سارے خاندان کے علاوہ احبابِ قادیان، احمدیوں اور پھر حالتِ اسلام کے لئے بہت دیر تک دعا کی اور وہ دونوں ترک برابر آمین کہتے رہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ میں حیران ہوں ؎

میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگاہ میں بار

کونسی بات تھی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس پاک زمین کی زیارت کی توفیق دی! فضل! فضل! فضل! دُعا کی بہت ضرورت ہے۔ گو اس ملک میں دل خوش ہے، لیکن

جسم بیمار ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ مدینہ سے شام کے راستے مصر ہوتے ہوئے جنوری یا فروری کو واپس ہندوستان روانہ ہو جاؤں۔ و من اللہ التوفیق۔

والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

[1] قواعد کی روسے خمسۃ ایام ہونا چاہیے (النحو الواضح فی قواعد اللغۃ العربیۃ)

بیت الحرام سے لکھا ہؤا تیسرا نامۂ محمود

سیدی و امامی و استاذی۔

السلام علیکم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت سے بخیر و عافیت میر صاحب سمیت کل بتاریخ سات [2] نومبر کو مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنایت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقع دیا۔ کل جب مکہ کی طرف اونٹ آرہے تھے۔ دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا اور جوں جوں قریب آتے تھے دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ میں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی حکمت اور ارادہ کے ماتحت کہاں سے کہاں کھینچ لایا۔ پہلے مصر کا خیال پیدا۔ پھر یہ خیال آیا کہ راستے میں مکہ ہے۔ اس کی زیارت بھی کرلیں۔ پھر خیال ہؤا کہ حج کے دن ہیں اُن سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ غرض کہ ارادہ مصر سے مکہ اور حج کا ہؤا اور آخر اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچا دیا۔ مجھے مدّت سے حج کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعائیں بھی کی تھیں۔ لیکن بہ ظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی کیونکہ وہاں کے راستے کی مشکلات سے طبیعت گھبراتی اور یہ بھی خیال تھا کہ مخالفین کوئی شرارت نہ کریں۔ لیکن مصر کے ارادہ سے یہ خیال ہؤا کہ مصر جانا، اور راستے میں مکہ کو ترک کر دینا ایک بے حیائی ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جدہ سے مکہ تک کا سفر نہایت کٹھن ہے اور میر صاحب تو قریباً بیمار ہو گئے اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانی بھی چاہتی ہیں اس بڑی نعمت کے لئے یہ تکلیف کیا چیز ہے! مدینہ کا راستہ اور بھی طویل اور کٹھن ہے۔ لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کے دیکھنے کے لئے کہ جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، فداہ ابی و امی نے اپنی بعثت نبوت کا ایک روشن زمانہ گزارا، کیا چیز ہے؟ میرا دل تو اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر قربان ہؤا جارہا ہے کہ وہ کس حکمت کے ساتھ مجھے اس جگہ لے آیا۔ ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اوّل تو اس جہاز سے جو مصر جاتا تھا، رہ گئے۔ لیکن بعد میں جب اصرار کر کے دوسرے جہاز میں سوار ہوئے تو مصر پہنچتے ہی خواب آیا کہ حضرت یا آپ فرماتے ہیں کہ فوراً مکہ چلے جاؤ پھر شاید موقع ملے کہ نہ ملے۔ چنانچہ دو جہاز چلے گئے اور ہم ان میں سوار نہ ہو سکے۔ جس سے خواب کی تصدیق ہو گئی۔ اس طرح مصر کی سیر بھی نہ کر سکے اور جب مکہ پہنچے تو معلوم ہؤا کہ اب مصر نہیں جاسکتے۔ کیونکہ گورنمنٹ مصر کا قاعدہ ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو مصر کے باشندہ ہوں، حج کے بعد چار مہینہ تک کوئی شخص حجاز و شام سے مصر نہیں جا سکتا۔ اس طرح گویا اگر میں مصر جانا چاہوں تو مجھے اپریل تک وہاں جانے کی اجازت نہیں، اپریل کے آخر میں وہاں جاسکتا ہوں۔ پہلے تو اس خبر کو میں گپ ہی سمجھا تھا، لیکن بعد میں حاجی علی جان والے جو دہلی کے سوداگر ہیں، ان کے یہاں سوداگر ہیں، ان سے معلوم ہؤا کہ واقعی حکم یہی ہے اور چونکہ ان کے کاروبار ان دیار میں جاری ہیں، ان کو یقینی علم ہے۔ ایک اور شخص نے بتایا کہ میں پچھلے سال شام میں تین ماہ تک رکا رہا، اور اس مدت کے گزرنے پر پھر مصر کے داخلہ کی اجازت ملی۔ اب اس صورت میں مصر کو واپس جانا فضول معلوم ہوتا ہے۔ حج کے بعد چار ماہ تک مصر کے داخلہ کا انتظار کرنا فضول ہے۔ میں نے تو ان سب واقعات کو ملا کر یہی نتیجہ نکالا ہے کہ منشائے الٰہی مجھے حج کروانے کا تھا۔ اور مصر کا خیال ایک تدبیر تھی۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی پر قربان ہوں کہ میرے جیسے گنہگار انسان کی کیا حقیقت تھی کہ اس پر اس قدر لطف و عنایت کی نظر ہوتی۔ اور اس طرح اسے ایسے پاک مقامات کی زیارت کروائی جاتی مگر خدا تعالیٰ کا پیار بھی اپنے بندوں سے سمجھ میں نہیں آسکتا۔ وہ تو محسن ہے مگر ہماری طرف سے ناشکری ہوتی ہے۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم کل عُمرہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے امید سے بڑھ کر دعاؤں کی توفیق دی اور میں نے حتی المقدور حضور کے لئے، حضور کے خاندان کے لئے، کل احمدی جماعت اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں کیں۔ زیارت بیت اللہ کے وقت بھی اور صفا و مروہ کی سعی کے وقت بھی خصوصاً جماعت کی ترقی اور آپس کے اتحاد و مودّت کے لئے واللہ المجیب۔

والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط پورٹ سعید سے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے نام

اگرچہ میری جسمانی صحت اس سفر میں بہت کمزور رہی ہے، لیکن روحانی طور سے بہت کچھ فائدہ ہؤا ہے اور اس قدر دعاؤں کا موقع ملا ہے کہ پہلے کم اتفاق ہؤا تھا۔ اور مجھ سے جس قدر ہو سکا اپنے علاوہ حضور کے لئے، حضور کے خاندان کے لئے، اپنے سب خاندان کے لئے، قادیان کے احباب کے لئے، پھر کل جماعت احمدیہ کے لئے اور اسلام کے لئے بہت دعائیں کیں۔ خصوصاً انیس تاریخ تمام کو جہاز پر کچھ ایسی حالت ہوئی کہ مجھے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام زمین و آسمان نور سے بھر گیا ہے اور دل میں دعا کا اس قدر جوش تھا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور پھر ساتھ دل میں یہ

یقین معلوم ہوتا تھا اور اطمینان تھا کہ سب دعائیں قبول ہو رہی ہیں اور دعا سے طبیعت گھبراتی نہ تھی۔ علاوہ ازیں ہمارے سفر میں اکثر اوقات دعا کا موقع ملتا تھا۔ سمندر بہت اچھا رہا۔ ایک دن تو وہ کچھ تیز تھا مگر کچھ تکلیف نہیں ہوئی۔ میرے ساتھ بہت سے طلبائے انگلستان سوار تھے۔ مسلمان بھی اور ہنود بھی، ان کو تبلیغ کا بھی خوب موقع مل گیا۔ سب کے سب دہریہ تھے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے۔ ہنود گائے کے گوشت سے کسی قسم کا پرہیز نہیں کرتے تھے کیونکہ اب وہ مذہب سے بالکل آزاد تھے۔ میں حتی الوُسع سفر میں اُن کے پیچھے پڑا رہا اور وہ بھی کچھ مانوس ہو گئے تھے۔ جب اپنے کاموں سے فارغ ہوتے، میرے پاس بیٹھ کر دین کی باتیں شروع کر دیتے۔ تین بیرسٹر تھے سب سے زیادہ دریدہ دہن تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوشش رائیگاں نہیں گئی اور گو انہوں نے پورے طور سے اقرار نہ کیا لیکن ایک نے یہ اقرار کیا کہ گو پہلے میں اس معاملہ میں بالکل نڈر تھا لیکن اب خدا کے بارہ میں ہنسی کرتے یا سنتے میرا دل کانپ جاتا ہے اور ایک خواہش پیدا ہو گئی ہے کہ اس بات کی پوری طرح سے چھان بین کروں، اس لئے یہ بھی کہا کہ اگرچہ آپ کی باتوں کا جواب میں نہیں دے سکتا لیکن چونکہ میرا پرانا اعتقاد جما ہؤا ہے، اس لئے پوری تسلی نہیں ہوتی۔ میں، ایک امتحان بیرسٹری کا باقی ہے، وہ دے کر جب پانچ ماہ کے بعد واپس ہند آؤں گا تو آپ سے ملوں گا اور قادیان آؤں گا کہ اس مسئلہ کی تصدیق کروں۔ دوسرے ہندو نے کہ وہ بھی بیرسٹری کے سب امتحان پاس کر چکا ہے، صرف ایک ٹرم (Term) باقی ہے، کہا کہ آج تک میں نے اس رنگ میں کبھی مذہب پیش ہوتے نہیں دیکھا ہے اور آج تک بغیر دلیل کے ہی ہمیں مذہب منوایا جاتا تھا۔ یہ نیا طریق دیکھا ہے کہ آپ دلائل دیتے ہیں۔ مگر وہ ایسا گستاخ تھا کہ بار بار یہ کہتا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ میں کوئی طاقت ہے تو وہ اسے ہلاک کر دے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ ایک اور طالب علم نے میرا پتہ لکھ لیا کہ ولایت سے میں مذہب کے متعلق آپ سے خط و کتابت کروں گا۔ میں نے سب سے وعدہ لیا ہے کہ ولایت میں خواجہ صاحب سے ملاقات کریں۔ بعض نے بعض کتابیں بغرض مطالعہ بھی مانگی ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اس فائدہ کے علاوہ مجھے سب سے عظیم الشان فائدہ یہ ہؤا ہے کہ ان لوگوں کی حالت دیکھ کر اسلام کی موجودہ حالت کا نقشہ کھنچ گیا۔ ایسا خطرناک دہریہ میں نے کبھی نہ دیکھا ہے جیسا ان لوگوں کو دیکھا۔ سخت دلیر اور منہ پھٹ۔ میں دیکھتا ہوں اسلام کی حالت کا جو پہلے درد تھا اس سے لا محالہ بہت زیادہ اب میں پاتا ہوں۔ دعا کی بہت ضرورت ہے اور سخت ہی محتاج ہوں۔ اس وقت بھی سر درد شروع ہے اور جب طبیعت بہت خراب ہوتی ہے تو دل گھبرا جاتا ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد از پورٹ سعید

جدّہ سے ایک خط

حج کے روز طبیعت ایسی صاف ہو گئی کہ خدا کے فضل سے حج نہایت عمدگی اور خیریت کے ساتھ ختم ہؤا۔ بہت سے ایسے مقامات جہاں دعا کی قبولیت خاص طور پر بتائی جاتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل ایسے دیکھے کہ حیران ہوں۔ عرفات میں قریباً چار گھنٹے سے بھی زیادہ دعا کا موقع ملا اور آثار رحمت الٰہی ایسے نظر آتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ اور خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعائیں القاء ہوتی تھیں جو پہلے کبھی وہم میں بھی نہ آئی تھیں۔ فالحمد للہ علی ذالک ... دعاؤں سے رغبت اور دعاؤں کا القاء اور رحمتِ الٰہی کے آثار جو میں نے اس سفر میں خصوصاً مکہ مکرمہ اور ایام حج میں دیکھے ہیں، وہ میرے لئے بالکل ایک نیا تجربہ ہے اور میرے دل میں ایک جوش پیدا ہؤا ہے کہ اگر انسان کو توفیق ہو تو وہ بار بار حج کرے کیونکہ بہت سی برکات کا موجب ہے۔ (''بدر''، قادیان، 9 جنوری 1913ء، صفحہ 1)

(ماخوذ از سوانح فضل عمر، جلد 1، صفحات 284-294)

[ٹائپنگ: زاہدہ رحمان]

مسجد نصرت جہاں، کوپن ہیگن، ڈنمارک (https://makhzan.org/en/exhibition/mosques/)

مسجد محمود، مالمو، سویڈن (https://makhzan.org/en/exhibition/mosques/)

آج مدّت کی تمنّا تھی جو بَر آئی ہے

عطاءالمجیب راشد۔ لندن

للہ الحمد کہ قسمت یہاں لے آئی ہے
آج مدّت کی تمنّا تھی جو بَر آئی ہے

میں ہوں اس شہر مقدس کی زمیں پر جس کی
میرے مولیٰ نے کئی بار قسم کھائی ہے

ہے نگاہوں میں ترے بیتِ حرم کا جلوہ
مجھ تہی دست کی کیسی یہ پذیرائی ہے

دیکھ کر خانۂ کعبہ کو یوں آنکھوں کے قریب
کیفیت دل میں تلاطم کی امنڈ آئی ہے

بیتِ معمور ہر اک اسود و احمر کے لئے
مرکزِ قلب و نظر راحتِ زیبائی ہے

کوئی لمحہ نہیں ایسا کہ حرم ہو خالی
جابجا سجدہ کناں اک ترا شیدائی ہے

اپنے اشکوں میں نہایا ہوُا اُجلا ہو کر
شاہ و مُفلس تیری قربت کا تمنائی ہے

میں بھی ہوں ایک سوالی ترے در پہ مولیٰ
تشنہ لب لوٹ کے جاؤں تو یہ رسوائی ہے

مجھ کو دے جو ترے محبوبؐ نے مانگا تجھ سے
اس سے بڑھ کر مجھے کیا طاقتِ گویائی ہے

احمدی مبلغین کی میدانِ عمل میں ترجیحات

سیّد شمشاد احمد ناصر۔ مربی سلسلہ، امریکہ

یہ وہ موضوع ہے جس پر مجھے کچھ کہنا ہے۔ مجھے اس مضمون پر کچھ کہنے سے پہلے دراصل ایک واقعہ یاد آگیا ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ جب ہماری جامعہ احمدیہ کی آخری کلاس جامعہ سے فارغ ہوئی یہ 1973ء کی بات ہے اور پھر میدان عمل میں جانے کے لیے نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں ہم سب حاضر ہوئے تو مکرم مولانا احمد خان صاحب نسیم مرحوم و مغفور (والدِ محترم مولانا نسیم مہدی صاحب مرحوم) اس وقت ناظر اصلاح وارشاد مقامی تھے۔ ہم 14۔13 طلباء تھے آپ کے ارد گرد کرسیوں پر بیٹھ گئے آپ نے ہم سب سے پُوچھا کہ میں اَب آپ کو میدان عمل میں بھیج رہا ہوں مجھے ہر شخص یہ بتائے کہ اس نے وہاں جا کر کیا کرنا ہے؟ چنانچہ ہر مربی نے اپنی اپنی باری پر بتایا، کسی نے کہا وہ نمازیں یاد کرائے گا۔ کسی نے کہا وہ قرآن شریف پڑھائے گا۔ کسی نے کہا تبلیغ کرے گا۔ کسی نے کہا جماعت کی تربیت کی طرف توجہ کرے گا۔ الغرض ہر مربی نے اپنے اپنے رنگ میں اور اپنے اپنے فہم کے مطابق جو بھی اس کے ذہن میں آیا بتایا۔ سب کی باتیں سن کر مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب مرحوم نے فرمایا کہ دیکھو آپ سب ایک کام کر لیں تو باقی سارے کام خود بخود ہو جائیں گے۔ نمازیں بھی یاد ہو جائیں گی۔ تبلیغ بھی ہو جائے گی تربیت کے کام بھی ہو جائیں گے۔ بس آپ لوگ ایک کام کر لیں اور وہ کام یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی باتیں بار بار جماعت کو پہنچائیں جماعت کے ہر فرد کا خلافت کے ساتھ تعلق قائم کروا دیں اسی میں کامیابی ہے اور اسی میں ساری کامیابی مضمر ہے۔ خاکسار کا تجربہ بھی یہی ہے اور اس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اپنے 2019ء کے جرمنی اور یوکے کے خدام کے ایک اجتماع کے موقع پر فرمایا تھا کہ خدام کا اصل کام یہ ہے کہ وہ خلافت کی حفاظت کریں اور خلافت کی حفاظت کا طریق یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی بات سنیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

خاکسار اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد یہی عرض کرے گا کہ اس بات کی ہمیشہ ہی ضرورت رہے گی کہ ہر مربی ہر مبلغ ہمیشہ اسی کوشش میں رہے کہ وہ خلیفۂ وقت کی باتوں کو سنے اور آگے جماعت کو پہنچائے اور اس بات کا نگران رہے کہ آیا جماعتیں خلیفۃ المسیح کی باتوں پر عمل کر رہی ہیں یا نہیں۔ اگر یہ ہو جائے تو باقی ساری ترقیات ہمیں مل جائیں گی ان شاءاللہ۔ کیونکہ خلیفۂ وقت نے ہمیں وہ بات بتانی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ بات بیان فرمائی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرمایا جن کے کرنے کا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی قرآن کریم کی شریعت پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اَب میں قرآن کریم، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہدایات اور پھر خلفائے کرام کی ہدایات بیان کروں گا اور کچھ مثالیں بھی اس کے لیے دوں گا کہ میدان عمل میں ہماری کیا ترجیحات ہونی چاہئیں؟

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (سُوْرَةُ الْمَآئِدَة:3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ (سُوْرَةُ الْحَجّ : 42)

ترجمہ: جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (سُوْرَةُ الْقَصَص: 57)

ترجمہ: یقیناً تُو جسے چاہے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے اور وہ ہدایت پانے کے اہل لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

سورۃ حٰمٓ السَّجدۃ میں فرمایا:۔

وَمَن اَحسَنُ قَولًا مِّمَّن دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِی مِنَ المُسلِمِینَ۔
(سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ :34)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

حدیثِ مبارکہ:

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ عنقریب تم پر اپنا عذاب بھیج دے گا اور پھر تو تم دعا بھی کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا بھی قبول نہ کرے گا۔

اچھی اور مناسب اور آسان باتوں کا جواب تو ہر کوئی آرام سے اور خوشی سے دے دیتا ہے مگر کسی کی طرف سے اگر کوئی ایسا سوال ہو جو مناسب نہ ہو اور سننے والوں پر وہ سوال ناگوار بھی گزرتا ہو تو پھر بھی حکمت اور خندہ پیشانی سے اس کا جواب دیا جائے۔ اس کی مثال میں یہ دیتا ہوں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کا واقعہ ہے:

ایک دفعہ ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے زنا کی اجازت دیجئے۔ لوگوں نے اسے لعنت ملامت کی کہ کیسی نامناسب بات کر دی اور اسے ایسا سوال کرنے سے روکنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ اس نوجوان نے گناہ کا ارتکاب کرنے کی بجائے جو اجازت مانگی ہے تو اس میں سعادت کا کوئی شائبہ ضرور باقی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال شفقت سے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں اپنی ماں کے لیے زنا پسند ہے؟ اس نے کہا نہیں خدا کی قسم ہرگز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح باقی لوگ بھی اپنی ماؤں کے لیے زنا پسند نہیں کرتے۔ آپؐ نے دوسرا سوال یہ فرمایا کہ کیا تم اپنی بیٹی کے لیے بدکاری پسند کروگے؟ اس نے کہا خدا کی قسم ہرگز نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے یہ پسند نہیں کرتے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم بہن سے بدکاری پسند کرتے ہو؟ اس نے پھر اسی شدت سے نفی میں جواب دیا آپؐ نے فرمایا لوگ بھی اپنی بہنوں کے لیے یہ پسند نہیں کرتے پھر آپؐ نے بدکاری کی شناعت خوب کھولنے کے لیے فرمایا کیا تم پھوپھی اور خالہ سے زنا پسند کروگے اس نے کہا خدا کی قسم ہرگز نہیں آپؐ نے فرمایا لوگ بھی اپنی پھوپھیوں اور خالاؤں کے لیے بدکاری پسند نہیں کرتے۔

مقصود یہ تھا کہ جو بات تمہیں اپنے عزیز ترین رشتوں میں گوارا نہیں وہ دوسرے لوگ کیسے گوارا کریں گے اور کوئی اس کی اجازت کیسے دے سکتا ہے؟ پھر نبی کریمؐ نے اس نوجوان پر دست شفقت رکھ کر دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهٗ وَطَھِّرْ قَلْبَهٗ وَ حَصِّنْ فَرجَهٗ

ترجمہ: اے اللہ اس نوجوان کی غلطی معاف کر۔ اس کے دل کو پاک کر دے۔ اسے باعصمت بنادے۔

اس نوجوان پر آپؐ کی اس عمدہ نصیحت کے ساتھ دعا کا اتنا گہرا اثر ہؤا کہ اس نے بدکاری کا خیال ہی دل سے نکال دیا اور پھر کبھی اس طرف اس کا دھیان نہیں گیا۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد نمبر 5، اسوۂ انسانِ کامل، صفحہ 293)

سبحان اللہ! کیسا پیار کرنے والا مربی اعظم انسانیت کو عطا ہؤا تھا۔

جماعت کے واعظین کی صفات

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

”یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں، تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں اس لیے سب سے اوّل چیز جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے دوسری بات جو ان واعظوں کے لیے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف اور ہراس کے اظہار حق کے لیے بول سکیں اور حق گوئی کے لیے ان کے دل پر کسی دولت مند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں“۔

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 369، اڈیشن 1984ء)

اب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کچھ ہدایات آپ کی خدمت میں بیان کرنا چاہتا ہوں آپ نے متعدد مواقع پر مبلغین اور مربیان کو ان کے میدان عمل میں ترجیحات کے بارے میں نصائح فرمائی ہیں اور اب اس کے لیے دو جلدوں میں زریں ہدایات برائے مبلغین شائع شدہ ہیں ایک موقع پر آپ نے فرمایا:۔

ایک موقع پر آپ نے مکرم ماسٹر محمد دین صاحب بی اے مبلغ امریکہ کو 7 جنوری 1923ء کو امریکہ روانگی کے موقع پر بہت ساری ہدایات بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا:

یاد رکھیں کہ جس طرح بعض لوگ قربانیوں سے بھاگ جاتے ہیں بعض لوگ قربانیوں سے مضبوط ہو جاتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو خدا پسند بھی کرتا ہے پس لوگوں کو ہمیشہ سلسلہ کے لیے قربانیاں کرنے کی تعلیم دیتے رہا کریں اور تحریک جاری رکھا کریں اس سے آہستہ آہستہ لوگ مضبوط ہو جائیں گے۔

پھر فرمایا:۔

میں نے اخلاق پر پہلے زور دیا ہے اس کے متعلق ایک بات کو یاد رکھیں کہ ایک محاورہ کثرت سے استعمال کریں اور نامعلوم طور پر نومسلموں میں اس کے استعمال کو رائج کریں اس سے عظیم الشان فوائد حاصل ہوں گے اور دنیا ایک عجیب پلٹا کھائے گی اور وہ اسلامی اخلاق کا محاورہ ہے۔ جب کسی بدی کا ذکر کریں تو کہیں یہ غیر اسلامی خلق ہے اور جب نیکی کا ذکر کریں تو کہیں یہ اسلامی شعار اور خلق ہے اور مثلاً کسی قوم کی تباہی کا ذکر کریں تو کہیں کہ اگر وہ اسلامی اخلاق کی پابندی کرتی تو کیوں تباہ ہوتی؟ اس نقطہ کو یاد رکھیں فوائد عظیمہ حاصل ہوں گے انشاء اللہ جو لوگ اس نصیحت پر عمل کریں گے اگلی نسلیں ان کے احسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی اور ان کے لیے دعائیں کریں گی۔ ان شاءاللہ۔

(زریں ہدایات برائے مبلغین، جلد اوّل، صفحات 118-119)

پھر آپ نے فرمایا کہ مبلغ کو لغو کاموں سے پرہیز کرنا چاہیے یعنی

ایسے تمام مواقع سے بچیں جو تہمتوں کا موجب ہوں اور ایسی تمام مجالس سے بچیں جو لغو کاموں پر مشتمل ہوں کہ یہ تبلیغ کے کاموں میں روک ہو جاتے ہیں۔

(زریں ہدایات برائے مبلغین، جلد اوّل، صفحات 118-119)

اور آپ نے یہ بھی فرمایا مبلغ کو اپنی زندگی سادہ اور بے تکلف بنانی چاہیے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا اور یہ بہت بڑی اہم نصیحت ہے کہ

پہلے مبلغین کی خدمات کا اعتراف کریں ...اُن کے کاموں میں عیب نکالنے کی طرف مائل نہ ہوں یعنی پہلے مبلغین کی خدمات کا اعتراف کریں بلکہ ان کی خدمات کا دل اور زبان اور قلم سے اعتراف کریں کہ احسان فراموشی اور ناشکری خطرناک جرائم میں سے ہے ہر ایک میں نقص ہوتے ہیں اگر ان میں کوئی نقص نظر آویں تو اسی طرح آپ میں بھی ضرور نقص ہوں گے پس ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے میں عمر کو ضائع نہ کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد سے عیبوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ مومن مومن کے لیے بمنزلہ آئینہ ہوتا ہے پس چاہیے کہ اس میں اپنی شکل کو دیکھے نہ کہ آئینہ پر حرف گیری کرے۔

(زریں ہدایات برائے مبلغین، جلد اوّل، صفحہ 122)

خلیفہ کی اطاعت

خلیفہ کی اطاعت کے بارے میں آپ نے مبلغین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

ہم آدمیوں کے پرستار نہیں خدا کے بندے ہیں جو شخص بھی اور جب بھی مسند خلافت پر بیٹھے اس کی فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائے اور یہی روح اپنے زیر اثر لوگوں میں پیدا کریں اسلام تفرقوں سے تباہ ہؤا اور اب بھی سب سے بڑا دشمن یہی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہی کتب یعنی زریں ہدایات جو میں نے بتائی ہیں مبلغین اور مربیان کو ہدایت فرمائی کہ مبلغ دلیر ہو، مبلغ میں لوگوں کی ہمدردی ہونی چاہیے، مبلغ دنیاوی لحاظ سے جاہل نہ ہو، مبلغ کو جنرل نالج آنا چاہیے، مبلغ غلیظ نہ ہو، مبلغ اسراف سے بچے، مبلغ میں خود ستائی نہ ہو، مبلغ اپنے لیکچروں اور مباحثوں کی تعریفیں خود نہ سنایا کریں۔

پھر فرمایا: مبلغ کے لیے تہجد پڑھنا بھی ضروری ہے۔ مبلغ عبادات کے پابند ہوں، مبلغ میں انتظامی قابلیت ہو، مبلغ اپنے قائم مقام بنائے، مبلغ دعا سے ضرور کام لے، مبلغ کو توکل کی تلقین حضور نے فرمائی، مبلغ کو ہر وقت اپنے علم کو بڑھاتے رہنا چاہیے، مبلغ لوگوں سے ملنا جلنا جانتا ہو۔ ”میں پھر اس کو دہراتا ہوں کہ مبلغ لوگوں سے ملنا جلنا جانتا ہو“، مبلغ کوئی موقع تبلیغ کا جانے نہ دے، مبلغ بیہودہ بحثوں میں نہ پڑے، مبلغ جماعت کے اخلاق کی نگرانی کرے، مبلغ اپنے اخلاق بھی درست رکھے، مبلغ میں چستی اور ہوشیاری ہو، مبلغ میں جوش اور ولولہ ہو، مبلغ کے لیے ایک یہ بات ضروری ہے کہ ورزش بھی کرتا رہے۔ میں تو بے نفس مبلغین کے لیے دعا کرتا ہوں۔ حضورؓ نے مزید فرمایا کہ مبلغ قرآن کریم پر تدبر کرے، اسلامی لباس رکھے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بھی ہم سب مبلغین اور مربیان کو مختلف اوقات میں انہی امور کے متعلق بار بار توجہ دلائی ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تمام مبلغین حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ان زریں ہدایات کو پڑھیں اور اس کے نوٹس بھی لیں۔

بہر حال اور بہت ساری نصائح ہیں میں سب کو تو بیان نہیں کر سکتا اب میں آپ کے سامنے چند دوسری مثالیں بیان کرنے لگا ہوں جن پر مبلغ کو میدان عمل میں انجام دینے کے لئے ترجیح دینی چاہیے۔

"میدانِ تبلیغ میں ایک مبلغ کا سب سے بڑا حربہ دعا ہے۔دعا سے بند دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا ہی دلوں کے قُفلوں کو کھولتی ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارا کام تبلیغ کرنا اور دعا کرنا ہے دلوں کو کھولنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔جو مبلغ محض اپنے علم اپنی تقریر و تحریر اور اپنی عوامی مقبولیت کے بل بوتے پر یہ سمجھتا ہو کہ وہ زیر تبلیغ لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرے گا سخت غلطی پر ہے۔ان سب چیزوں کے ساتھ اگر دعا کی طاقت نہ ہو تو کامیابی کا حصول ناممکن ہے یہاں مجھے ایک ایمان افروز واقعہ یاد آرہا ہے۔(یہ واقعہ مکرم امام بشیر احمد رفیق صاحب یوکے نے اپنی کتاب ۔" خوشگوار یادیں" میں بیان کیا ہے۔جو بتاتے ہیں) کہ انگلستان میں ایک ولی اللہ بزرگ داعی الی اللہ جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ ہوا کرتے تھے یہ گلاسگو میں تعینات تھے ایک دفعہ میں نے انہیں بحیثیت مشنری انچارج لکھا کہ گلاسگو سے بیعتوں کی کم ہی خبر آتی ہے اس کی کیا وجہ ہے کچھ دنوں بعد مجھے جناب آرچرڈ صاحب کا خط ملا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ان شاء اللہ 31 دسمبر سے پہلے پہلے وہ تین سکاٹش لوگوں کی بیعت بھجوائیں گے مجھے اس سے حیرت ہوئی کہ وہ کیسے یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ فلاں تاریخ سے قبل تین لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے ؟ بات آئی گئی ہو گئی اور میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی چند دنوں کے بعد انہوں نے دو سکاٹش عیسائیوں کی بیعت کے فارم بھجوا دیئے ایک ڈیڑھ ماہ میں سال ختم ہونے والا تھا دسمبر کے وسط میں انہوں نے تیسرا بیعت فارم بھی ایک سکاٹش آدمی کا بھجوایا اور لکھا کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے کچھ عرصے بعد میری ان سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے پوچھا کہ انہوں نے اس قدر یقین سے یہ بات کیسے کہہ دی تھی کہ 31 دسمبر تک تین سکاٹش اسلام قبول کریں گے آرچرڈ صاحب فرمانے لگے:

جب آپ کا خط مجھے ملا تو مجھے بڑی پریشانی ہوئی میں روزانہ تبلیغ کے لیے نکل جایا کرتا تھا پمفلٹ بھی بانٹتا تھا تقاریر بھی کرتا تھا لیکن نتیجہ بیعت کی صورت میں نہیں نکلتا تھا جب آپ کا خط مجھے ملا تو میں نے یہ فیصلہ کیا کہ مجھے خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیے کیونکہ محض میری محنت سے مجھے میری مراد نہیں مل رہی تھی چنانچہ میں نے خصوصی دعائیں شروع کیں اور آستانہ الٰہی پر رورو کر اور گڑ گڑا کر سوال کیا کہ مولا مجھے غیب سے کچھ لوگ عطا کر جو تیرے بھیجے ہوئے دین پر ایمان لائیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے والے بنیں۔

(مکرم آرچرڈ صاحب نے مزید بتایا کہ) میں چند دن متواتر نہایت تضرع سے دعاؤں میں لگا رہا ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری دعائیں قبول کر لی ہیں اور سال کے اختتام سے قبل تجھے تین نو مبائعین عطا کرے گا میں نے اگلے دن آپ کو خط لکھ دیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ میری خواب سچی ہے۔

اس کے بعد یکے بعد دیگرے یہ تین اشخاص وقفہ وقفہ سے خود میرے دروازہ پر آئے اور مجھ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے بتایا کہ انہیں راہ چلتے چلتے مشن کا بورڈ نظر آیا تو دل میں تحریک ہوئی کہ معلوم کیا جائے یہ کون لوگ ہیں!

میں نے انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا تو انہوں نے بغیر کسی حیل و حجت کے بیعت فارم پُر کر دیئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

مکرم آرچرڈ صاحب نے مزید فرمایا! یہ محض دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا اس میں میری کوئی کوشش نہ تھی اللہ تعالیٰ خود ان لوگوں کو میرے دروازہ پر لایا تھا اور ان کے سینوں کو اسلام کے لیے کھول دیا تھا۔"

پس یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بغیر دعا اور تضرع کے میدان تبلیغ میں کامیابی ناممکن ہے اسی طرح کا ایک اور واقعہ امام بشیر رفیق صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا کہ "میں نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی زبانی سنا تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دن میں لندن مشن ہاؤس میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ دروازہ پر ایک انگریز آیا میں نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کی خاطر تواضع چائے وغیرہ سے کی اور اسے خوب تبلیغ کی وہ میری باتیں غور سے سنتا رہا بالآخر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور میرا شکریہ ادا کر کے چلا گیا مجھے اس کے اس طرح چلے جانے سے بے حد رنج ہوا اور طبیعت اداس ہو گئی میں سجدہ میں گر گیا اور دعا کی کہ مولا تو ہی مدد فرما تو ہی لوگوں کے دل اسلام کے لیے کھول سکتا ہے میری تو تمام تقاریر اور دلائل بے اثر ثابت ہو رہی ہیں تیری مدد کے بغیر میں کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا میں خوب رویا ابھی میں دعاؤں اور گریہ و زاری میں مشغول تھا کہ دروازہ کی گھنٹی بجی میں نے دروازہ کھولا تو ایک انگریز کو کھڑا پایا میں نے اُس کو اندر آنے کی دعوت دی اُس نے مجھ سے اسلام کے بارے میں پوچھا میں نے مختصر سا جواب دیا اور دل میں یہ خیال کیا کہ یہ بھی پہلے آدمی کی طرح چند سوالات کر کے چلا جائے گا لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب پہلے ہی سوال کا جواب سن کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے کہا مجھے اسلام میں داخل کر لیں مجھے مسلمان بنا لیں یقیناً آپ کا مذہب خدا کی طرف سے ہے۔حضرت مفتی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی اور مجھے یہ سبق ملا کہ دلوں

کے تالے کھولنا اللہ کا کام ہے۔ ہمارا کام محنت کرنا اور دعا کرنا ہے۔ دعا میں بڑی طاقتیں ہیں"۔(خوشگوار یادیں، صفحات 375-378)

مبلغ / مربّی کے اندر صحیح بات کرنے کی جرأت ہونی چاہیے

مربی کو صحیح بات کرتے وقت کسی سے مرعوب بھی نہیں ہونا چاہیے۔ میں اس کے لیے ایک دو مثالیں دینا چاہتا ہوں مثلاً آپ مسجد میں ہیں آذان ہو چکی ہے اور لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہیں اس وقت آپ ان کی اچھے انداز میں راہنمائی کریں کہ احباب باتیں کرنے کی بجائے ذکر الٰہی یا نوافل کی ادائیگی کریں کیونکہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جماعت کے بڑے لوگ بھی، عہدے دار بھی اور خود مربی بھی بعض اوقات دوسروں کے ساتھ باتیں کرنے میں لگے ہوتے ہیں اور اس بات کی پرواہ نہیں کی جاتی کہ یہ وقت قبولیتِ دعا کا ہے اور جماعت کی تربیت کا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ :

"الدعاء لا يُرد بين الأذان والإقامة"

یعنی آذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا قبولیت کے درجہ پر پہنچتی ہے۔ ردّ نہیں کی جاتی۔ یا اس کی ایک اور مثال خطبہ جمعہ ہو رہا ہے اور کوئی باتیں کر رہا ہے۔ آپ اس وقت اسے روکتے نہیں یہ درست نہیں ہے۔ میں ایک واقعہ اس امر کا آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب (جو کہ ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ پاکستان رہ چکے ہیں) وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک امیر جماعت سے میرا معاملہ بگڑ گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ خاکسار خطبہ دے رہا تھا اور امیر صاحب موصوف دو آدمیوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے خاکسار نے خطبہ ہی میں اس کا نوٹس لیا اور امیر صاحب کی اس روش پر اپنے سخت جذبات کا اظہار کیا۔ اگلے روز خاکسار ربوہ حاضر ہوا اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے صورتحال بیان کی مولانا جلال الدین صاحب شمس ان دنوں ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تھے انہوں نے آپ کو تسلی دلائی اور فرمایا کہ آپ دو تین دن کے لئے ربوہ ٹھہریں اس دوران انہوں نے متعلقہ امیر صاحب کو ربوہ طلب کیا موصوف ربوہ پہنچے اور دفتر میں پیش ہوئے حضرت مولانا شمس صاحب نے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب کو بھی دفتر میں طلب فرمایا۔ اور پھر امیر صاحب کے سامنے ساری صورتحال بیان کی اور ان سے رائے لی کہ کیا یہ اطلاع درست ہے؟ امیر صاحب نے کہا کہ ہاں یہ اطلاع درست ہے۔ اس پر حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ اطلاع درست ہے تو مربی کو اس سے زیادہ ایکشن لینا چاہیے تھا اس پر محترم امیر صاحب فوراً اپنی سیٹ سے اٹھ کر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب سے بغلگیر ہوئے اور بڑی فراخدلی کے ساتھ اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے ان سے محبت اور وفاء کا عہد کیا۔ (حیات شمس خالد احمدیت، صفحات 602-603)

مبلغ میں خودداری اور انکساری کا خوبصورت امتزاج ہونا ضروری ہے

خودداری سے مراد یہ ہے کہ وہ کبھی بھی کسی شخص کو اپنی جماعت میں اس نظر سے نہ دیکھے کہ اسے اس شخص سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے مبلغ کو ان چیزوں سے بالاتر رہنا چاہیے خدا خود اس کی ضرورت کو پورا کرے گا قناعت میں بڑی برکت ہے اگر مبلغ اپنی جماعت میں چند لوگوں کا زیر احسان ہو جائے گا تو پھر وہ حق کی بات پورے زور سے نہ کر سکے گا اور اس کا کام ادھورا رہ جائے گا۔ انڈونیشیا میں ہمارے ایک مبلغ حضرت سید شاہ محمد صاحب ہوا کرتے تھے جنہیں ایک لمبے عرصہ تک میدان تبلیغ میں خدمت کی توفیق ملی تھی انہوں نے ایک دفعہ فرمایا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کسی اور کی طرف دیکھنا اور اس سے مانگنا مبلغ کا شیوہ نہیں۔ انہوں نے اپنا ایک واقعہ یوں بیان فرمایا:۔

میں متواتر 18 سال انڈونیشیا میں کام کرتا رہا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے کبھی کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کیا اپنی ہر حاجت کے لیے اپنے ربّ کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہا اور وہ میری حاجت روائی کرتا رہا جب 18 سال بعد میری واپسی کے احکامات ملے تو میں خوشی سے پھولے نہ سماتا تھا میں بذریعہ بحری جہاز پاکستان کے لیے روانہ ہوا میرے پاس ایک پرانی اچکن اور دو ایک دُھلے جوڑوں کے سوا کچھ بھی نہیں تھا راستہ میں مجھے ایک دن خیال آیا کہ میں اتنے عرصہ کے بعد واپس اپنے ملک جا رہا ہوں اور میرے پاس نئے کپڑے بھی نہیں ہیں جنہیں پہن کر میں ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر اتروں میں انہی خیالات میں تھا اور دعاؤں میں لگا ہوا تھا کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مجھے اس قسم کی خواہش بھی نہیں کرنی چاہیے تھی یہ وقف کی روح کے خلاف بات ہے میں نے توبہ واستغفار کیا۔

چند دن بعد جہاز سنگاپور میں لنگر انداز ہوا میں عرشہ پر کھڑا نظارہ کر رہا تھا کہ میں نے ایک شخص کو ایک گٹھڑی اٹھائے جہاز پر چڑھتے دیکھا اس نے جہاز کے کپتان سے میرے بارے میں دریافت کیا کپتان اسے میرے پاس لے آیا وہ مجھ سے بغل گیر ہو گیا اور اس نے کہا کہ وہ احمدی ہے اور درزی کا کام کرتا ہے۔

اس نے بتایا کہ جب میں نے الفضل میں پڑھا کہ آپ فلاں جہاز سے پاکستان جا رہے ہیں اور یہ کہ یہ جہاز سنگاپور ٹھہرے گا تو میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں آپ کے لیے کوئی تحفہ پیش کروں میں نے آپ کی تصاویر دیکھی ہوئی تھی اُن سے آپ کا قد کاٹھ کا اندازہ کر کے میں نے آپ کے لیے دو جوڑے کپڑے، ایک

اچکن اور ایک پگڑی تیار کی ہے میں درزی ہوں اور میں یہی کچھ ہی پیش کر سکتا ہوں آپ یہ قبول فرماویں۔

حضرت شاہ صاحب فرماتے تھے کہ میری آنکھیں اشکبار ہو گئیں کہ کس طرح میرے خدا نے میری خواہش کو پورا کرنے کے لیے ایک ایسے احمدی کے دل میں تحریک کی جسے میں نہیں جانتا تھا اور نہ ہی وہ مجھے جانتا تھا“۔ (خوشگوار یادیں، صفحات 380-381)

حضرت مولانا نذیر احمد علی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ سفر کے دوران حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحب نے ذکر کیا کہ انہوں نے مغربی افریقہ میں بطور مبلغ اسلام جو سبق اور تجارب حاصل کیے ہیں ان کا خلاصہ چند مثالی لفظوں میں آپ کو بتاتا ہوں جنہیں میں نے ‘Seven Ps of Nayyer’ عنوان دیا ہؤا ہے۔ بطور مبلغ ان پر عمل کرنا میں نے بہت کارآمد اور نتیجہ خیز پایا ہے اس لیے آپ بھی نوٹ کر لیں تا کہ ان پر عمل پیرا ہونے سے آپ کو بھی فائدہ پہنچے چنانچہ مکرم مولانا نذیر احمد علی صاحب نے یہ واقعہ سنا کر مجھے بھی وہ مثالی الفاظ نوٹ کروا دیئے۔ خاکسار مبلغین کرام کے استفادہ کے لیے انہیں یہاں درج کرتا ہے۔

1۔ Prayers یعنی نماز بروقت با قاعدہ پابندی اور توجہ سے اور باوقار طور پر پانچ وقت ادا کرنا نیز اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہنا گویا نماز اور دعا میدانِ تبلیغ میں ایک مبلغ کی کامیابی کی کنجی اور مخالفین کو زیر کرنے اور دوستوں کی مدد حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو ! زورِ دعا دیکھو تو

2۔ Preaching یعنی تبلیغ کرنا۔ دراصل مبلغ کا اصل کام اور مقصد ہی پیغامِ حق دوسروں تک پہنچانا اور انہیں صراط مستقیم سے آشنا کرنا ہے جس کے لیے وقت اور مقام کی کوئی قید نہیں لہٰذا ایک مبلغِ اسلام کو اِس میں کسی سُستی بے پرواہی یا بزدلی یا مداہنت سے کام نہیں لینا چاہیے البتہ اس میں حکمت عملی اور موقع و محل سے کام لینا نہایت ضروری ہوتا ہے۔

3۔ Piety یعنی نیکی، پرہیزگاری اور تقویٰ شعاری۔ ایک مبلغ کے لیے سب سے اہم سب سے مقدم اور ضروری امر یہ ہے کہ وہ مجسم نیکی اور تقویٰ وطہارت میں اور اعلیٰ اخلاق کے مظاہرہ میں دوسروں کے لیے نمونہ ہو۔ اس کے بغیر اس کی تبلیغ بالکل بے اثر اور بے سود ہوگی۔

4۔ Press یعنی مبلغ اسلام جہاں کہیں بھی جائے اور جہاں بھی رہے پریس کے نمائندوں، اخبارات کے ایڈیٹروں، ملک کے مصنفوں اور علم دوست شخصیتوں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے افسران اور کارکنوں سے دوستانہ مراسم رکھنا اس کے لیے بے حد ضروری ہوتا ہے کیونکہ پریس وغیرہ تبلیغ و اشاعت کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔

5۔ Passport پاسپورٹ، یعنی ایک مبلغ کے پاس جائز مکمل اور اَپ ٹوڈیٹ پاسپورٹ موجود ہونا نہایت ضروری ہے جس کے بغیر بیرونی ممالک میں ہر دم خطرہ ہی خطرہ ہوتا ہے۔ پاسپورٹ لمبے سفر کے دوران ساتھ رکھنا چاہیے اور اس میں ہر ضروری ویزا کا مکمل اندراج ہونا بھی لازمی ہے۔

6۔ Police پولیس، مبلغ جہاں بھی جائے اور جہاں بھی رہے لوکل پولیس سے تعارف اور دوستانہ مراسم رکھنا اور وقتاً فوقتاً اِن پر قانونی طور پر جائز رنگ میں احسان کرنا اور ان کو اپنے اعلیٰ اخلاق اور نیک نمونہ سے متاثر رکھنا ضروری ہے۔

7۔ Postmaster اسی طرح لوکل پوسٹ ماسٹر سے بھی تعارف اور دوستانہ راہ و رسم رکھنا مبلغ کو اپنے فرائض کا ایک حصہ خیال رکھنا چاہیے تا کہ اس کی ڈاک وغیرہ کے بارے میں کوئی شُبہ نہ کیا جا سکے اور ڈاک محفوظ بھی رہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ چند معروضات پیش کروں جو میرے لیے اور تمام مربیان اور واقفین زندگی کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور خلیفۂ وقت کے لیے ہمیں سلطان نصیر بنائے، آمین۔

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

جلسہ سالانہ کے تعلق سے پہلی بار

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

1891ء۔	پہلی بار جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہوُا۔
1891ء۔	پہلی بار جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا۔
1892ء۔	پہلی بار حضرت الحاج مولانا نور الدین (خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی۔
1892ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ کے دوسرے دن جماعت احمدیہ کی باقاعدہ مجلسِ شوریٰ ہوئی۔
1899ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ کی باقاعدہ رپورٹ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شائع کی۔
1905ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ کے موقع پر "انجمن کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ" کا قیام ہوُا۔
1906ء۔	پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کی۔
1914ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ مستورات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر فرمائی۔
1914ء۔	پہلی بار مستورات کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوُا۔
1922ء۔	پہلی بار خواتین کا جلسہ سالانہ خواتین کے زیر انتظام ہوُا۔
1926ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پوسٹر چھپوائے گئے۔
1926ء۔	پہلی بار بٹالہ سے قادیان تک کا سفر موٹروں کے ذریعہ طے ہوُا۔
1926ء۔	پہلی بار لجنہ کی دستکاریوں کی نمائش لگائی گئی۔
1927ء۔	پہلی بار خلیفۂ وقت کی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا گیا۔
1928ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ کے مہمان ریل گاڑی میں قادیان تشریف لائے۔
1933ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ رمضان المبارک میں ہوُا۔
1934ء۔	پہلی بار احمدی تجار کی اشیاء کی نمائش لگی۔
1934ء۔	پہلی بار لجنہ میں جلسہ گاہ کے انتظام کو شعبہ وار تقسیم کیا گیا۔
1936ء۔	پہلی بار لاؤڈ سپیکر استعمال ہوُا۔
1938ء۔	پہلی بار سیر روحانی کے سلسلے کی تقریر ہوئی۔
1939ء۔	پہلی بار لوائے احمدیت 28/ دسمبر 1939ء کو لہرایا گیا۔
1939ء۔	پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے جلسہ سالانہ میں تقریر کی۔
1945ء۔	پہلی بار لجنہ کی مجلسِ شوریٰ ہوئی۔
1947ء۔	پہلی بار قادیان کے جلسہ سالانہ میں امام وقت شریک نہ تھے۔
1948ء۔	پہلی بار پاکستانی شرکائے جلسہ کا قافلہ قادیان گیا۔
1949ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوُا۔
1949ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ کے لئے پاکستان میں اسپیشل ٹرین چلائی گئی۔

سال	واقعہ
1949ء۔	پہلی بار خواتین کے لئے الگ لنگر خانہ بنا۔
1952ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ پر تعلق باللہ کے موضوع پر اور دسمبر 1953ء میں ”سیر روحانی“ کی مشہور اور مقبول عام ”نوبت خانے والی“ تقریر ریکارڈ کی گئی۔
1958ء۔	پہلی بار حضرت مریم صدیقہ صاحبہؓ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بحیثیت صدر لجنہ تقریر فرمائی۔
1960ء۔	پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے جلسہ سالانہ میں تقریر فرمائی۔
1965ء۔	پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد جلسہ سالانہ سے خطابات فرمائے فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اسّی ہزار احباب نے شرکت کی۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا الہام پورا ہوا۔ گیمبیا سے سر ایف ایم سنگھاٹے نے برکت کے لئے حضرت اقدسؑ کا کوئی تبرک مانگا۔
1965ء۔	پہلی بار خواتین کو لنگر خانہ کے لئے روٹیاں پکانے کا موقع ملا۔
1965ء۔	پہلی بار ریڈیو ٹی وی کے نمائندوں نے جلسہ کا پروگرام ریکارڈ کیا۔ ریڈیو نے حضور کا افتتاحی خطاب نشر کیا۔
1973ء۔	پہلی بار غیر ملکی مہمان انفرادی طور پر آنے کے بجائے وفود کی شکل میں جلسہ پر آئے۔
1973ء۔	پہلی بار غیر ملکی نمائندگان نے جلسہ سالانہ کے اسٹیج سے خطاب کیا۔
1975ء۔	پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جماعت احمدیہ انگلستان کے گیارھویں جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔ انگلستان کی تاریخ میں جلسہ سالانہ میں خلیفۂ وقت کی شمولیت کا پہلا موقع تھا۔
1975ء۔	پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ پر علم کی ترقی کے لئے پوری قوم اور جماعت کے ذہین طلبا کے لئے وظیفوں کا اعلان فرمایا۔
1976ء۔	پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ امریکہ اور کینیڈا تشریف لائے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی بھی خلیفہ کا ان جماعتوں اور ممالک کا پہلا دورہ تھا۔
1976ء۔	پہلی بار جلسہ میں احمدی طلباء کو اعلیٰ معیار پر میڈل دیئے گئے۔
1980ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ پر آنے والے غیر ملکی وفود اور مہمانوں کے لئے مختلف زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا۔
1981ء۔	پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت احمدیہ کو ان برگزیدہ لوگوں کے نشان کے طور پر جو پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے ”ستارہ احمدیت“ عطا فرمایا۔ اس ستارے کے 14 کونے ہیں۔ ہر کونے پر اللہ اکبر اور درمیان میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھا ہوا ہے۔
1982ء۔	پہلی بار صرف بیرونی ممالک کے نمائندگان پر مشتمل مجلسِ شوریٰ ہوئی۔
1984ء۔	پہلی بار حکومت پاکستان کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے جلسہ منعقد نہ ہو سکا۔
1989ء۔	پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے امریکہ کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ یہ جلسہ یونیورسٹی آف میری لینڈ بالٹی مور میں ہوا تھا۔
1991ء۔	پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قادیان کا تاریخی سفر کیا اور 100 ویں جلسہ سالانہ سے خطابات فرمائے۔
1991ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ انگلستان پر خلیفۂ وقت کے خطابات 11 ممالک میں براہِ راست سنے گئے۔ ان کا سات زبانوں میں ترجمہ بھی کیا گیا۔
1992ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ انگلستان براہِ راست ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔
1992ء۔	پہلی بار 26 تا 28 دسمبر لندن میں قادیان کے لئے جلسہ ہوا۔
1993ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ لندن کے دوسرے دن 84 ملکوں اور 115 قوموں کے دو لاکھ چار ہزار تین سو آٹھ افراد عالمی مواصلاتی نظام کے ذریعہ حضور رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور تمام جماعت احمدیہ نے تجدید بیعت کی۔ یہ تاریخ عالم کا پہلا بے نظیر واقعہ ہے۔
1997ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ امریکہ کے بعض پروگراموں کو ”رواں برقی بہاؤ (live streaming)“ کے ذریعے مقامی طور پر دکھایا گیا۔
2000ء۔	میں پہلی بار یو کے میں گائے کے منہ کھر کی بیماری کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکا جرمنی کے جلسہ سالانہ کو عالمی جلسہ کی حیثیت دی گئی۔ تمام دنیا سے وفود جرمنی

آئے۔ عالمی بیعت کا انعقاد بھی جرمنی سے ہؤا۔	
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد ٹلفورڈ سے (37) سینتیسویں جلسہ سالانہ میں خطابات فرمائے۔	2003ء۔
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جرمنی تشریف لائے۔ خطابات فرمائے اور چند مساجد کا افتتاح بھی فرمایا۔	2003ء۔
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ فرانس میں شرکت فرمائی اور خطابات فرمائے۔	2003ء۔
پہلی بار جلسہ سالانہ قادیان کے اختتامی اجلاس سے محمود ہال لندن سے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔	2003ء۔
پہلی بار جلسہ سالانہ یوکے کے اختتامی خطاب میں 2008ء تک لازمی چندہ جات ادا کرنے والوں کی 50 فیصد تعداد کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی۔	2004ء۔
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مئی میں جلسہ سالانہ ہالینڈ کا افتتاح فرمایا۔	2004ء۔
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کینیڈا تشریف لائے۔ اور خطابات فرمائے یہ جلسہ انٹر نیشنل سینٹر میں منعقد ہؤا۔	2004ء۔
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوئٹزرلینڈ کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور خطابات سے نوازا۔	2004ء۔
پہلی بار یوکے کا انتالیسواں جلسہ سالانہ رشمور ایرینا یوکے میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ نے خطابات فرمائے۔	2005ء۔
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ نے مئی مارکیٹ منہائم میں منعقدہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت فرمائی اور خطابات سے نوازا۔	2005ء۔
پہلی بار سویڈن میں سکینڈے نیوین ممالک کا مشترکہ جلسہ ہؤا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی اور خطابات سے نوازا۔	2005ء۔
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لے گئے اور ایک سو چودھویں جلسہ سالانہ میں خطابات فرمائے۔	2005ء۔
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ کو قریباً 10 ملکوں کے جلسوں میں شمولیت کی توفیق ملی جن میں پہلا جلسہ سپین کا تھا آخری قادیان کا۔	2005ء۔
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ نے ماریشس کے چوالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور خطابات فرمائے۔	2005ء۔
پہلی بار جلسہ سالانہ حدیقۃ المہدی (آلٹن ہمشائر) یوکے میں منعقد ہؤا۔ جو 208 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔	2006ء۔
پہلی بار براعظم آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ منعقد ہؤا۔	2006ء۔
پہلی بار جرمنی سے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے براہ راست خطاب فرمایا۔	2007ء۔
پہلی بار مئی میں جماعت احمدیہ البانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہؤا۔	2007ء۔
پہلی بار قادیان کے ایک سَو سولہویں جلسہ سالانہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ کے لندن سے خطاب کے دوران قادیان اور یوکے کے مناظر ایک ساتھ دیکھے جاسکتے تھے۔ دونوں جلسوں کے سٹیج کے عقبی بینر ایک جیسے تھے۔	2007ء۔
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ نے گھانا کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی یہ جلسہ اس لحاظ سے تاریخی تھا کہ باغ احمد گھانا میں تھا اور حاضری ایک لاکھ سے زائد تھی۔	2008ء۔
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نائیجیریا کے اٹھاون ویں جلسہ سالانہ میں رونق افروز ہوئے اور خطابات فرمائے۔	2008ء۔
پہلی بار خلافت احمدیہ کی نئی صدی کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ اور خطابات فرمائے۔	2008ء۔
پہلی بار خلافت احمدیہ کی نئی صدی کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت فرمائی۔ اسی دورے میں کیلگری کی پندرہ ملین ڈالر سے تیار ہونے والی وسیع و عریض مسجد کا افتتاح فرمایا۔	2008ء۔
پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکتوبر میں بیت النور ننسپیٹ ہالینڈ کے اٹھائیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔	2008ء۔
پہلی بار جلسہ یوکے کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ اسے خود ہی مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ جلسے میں حاضری چالیس ہزار تھی جس میں 85	2008ء۔

	ممالک کی نمائندگی تھی۔
2008ء۔	پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ نے ملکی حالات کی وجہ سے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے سفر کرنے سے منع فرمادیا۔
2010ء۔	پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ مسجد بشارت پیدرو آباد سپین میں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ سپین میں دوسری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔
2015ء۔	پہلی بار قادیان، آسٹریلیا اور ویسٹ کوسٹ امریکہ کا جلسہ ایک ہی دن شروع ہوُا۔
2016ء۔	پہلی بار کینیڈا اور امریکہ کے خدام نے یوکے کے خدام سے مل کر جلسے پر ڈیوٹیاں دیں اس طرح یہ ایک بین الاقوامی وقار عمل بن گیا۔
2016ء۔	پہلی بار میڈیا کوریج سے اسلام کا پیغام سَو ملین سے زیادہ افراد تک پہنچا۔
2016ء۔	پہلی بار جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات 'ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ' کے ذریعہ سے دکھائی گئیں۔ مشرقی اور مغربی افریقہ سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے مبارکباد کے پیغام بھیجے۔
2017ء	پہلی بار ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تین چینلز کے ذریعے اردو عربی، انگریزی، فرانسیسی اور افریقہ کی بعض لوکل زبانوں کے علاوہ کئی زبانوں میں تراجم کے ساتھ تمام دنیا میں جلسہ سالانہ کے اجلاسات ودیگر پروگراموں کی تشہیر ہوئی۔
2018ء۔	پہلی بار یُوکے جلسے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف نمائشوں کا اعلان فرمایا۔ ریویو آف ریلیجنز کے تحت ٹیورن شراوڈ پر نمائش، القلم پراجیکٹ، شعبہ آرکائیو کے تحت نمائش، شعبہ تبلیغ یُوکے نے قرآن کریم پر بھی ایک نمائش کا اہتمام کیا۔ ان کے علاوہ دو ویب سائٹس True Islam اور Rational Religion کا آغاز ہوُا۔
2019ء۔	پہلی بار میڈیا کوریج کے ذریعے ایک سو تہتر ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ ایم۔ٹی۔اے افریقہ کے ذریعہ انیس (19) چینلز پر کوریج ہوئی۔
2020ء۔	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسرور ہال میں چند حاضرین کے سامنے خطاب فرمایا اور ایک سال میں جماعت کی ترقیات کا ذکر فرمایا۔

قارئین النور متوجہ ہوں

اس مجلہ میں امریکہ کی جماعتوں کی 'مقامی خبریں' اور 'بین الاقوامی خبریں' کے عنوانات سے مفید اور دلچسپ معلومات بھی شامل کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں آپ سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے صدر صاحب کی منظوری کے ساتھ قارئین النور کے استفادہ کے لیے اپنی جماعت میں منعقد ہونے والی سرگرمیوں، اہم جلسوں، اجتماعات سے متعلق مفید، معلوماتی اور دلچسپ تبصرہ اور تاثرات النور میں بغرض اشاعت بھجوائیں۔ اپنے حلقوں میں یہ تحریک کریں کہ پیدائش' شادی' آمین' شاندار تعلیمی نتائج' کوئی غیر معمولی اہمیت کے کام اور وفات کی اطلاعات بھی بذریعہ ای میل یا ڈاک درج ذیل پتے پر ارسال کریں:

Editor Al-Nur, 15000 Good Hope Road Silver Spring, MD 20905	Al-Nur@ahmadiyya.us

دسمبر 2024ء تک کے شمارہ جات کے لیے مقرر کردہ موضوعات پر اپنا تازہ کلام اور تحریریں بھیجنے کے لیے معینہ تاریخ نوٹ فرمالیں:

شمارہ	عناوین	معینہ تاریخ
جولائی	یوم آزادی، یوتھ کیمپ، وقفِ نَو کا کردار اور ذمہ داریاں	15/جون 2024ء
اگست	یوم آزادی، وقفِ جدید کی برکات، روحانی فٹنس کیمپ	15/جولائی 2024ء
ستمبر	تحریک جدید، مالی قربانی، Labor Day، قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم	15/اگست، 2024ء
اکتوبر	مجلس شوریٰ انصاراللہ اور نیشنل اجتماع انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ	15 ستمبر، 2024ء
نومبر	Thanksgiving، وقفِ جدید کی اہمیت اور مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات، لجنہ اماء اللہ مجلس شوریٰ، ریجنل وقفِ نَو اجتماعات	15/اکتوبر، 2024ء
دسمبر	سیرت النبی ﷺ، ویسٹ کوسٹ جلسہ، وقفِ جدید	15 نومبر، 2024ء

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب سابق امیر جماعت امریکہ

سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اپریل 2024ء میں مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر، سابق امیر جماعت امریکہ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:

گزشتہ دنوں ان کی اکاسی (81) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ایک لمبا عرصہ بطور مقامی صدر، نائب امیر جماعت امریکہ اور 2002ء سے 2016ء تک انہوں نے بطور امیر جماعت امریکہ خدمت کی توفیق پائی۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت محبت کرنے والے اور شفیق انسان تھے۔ بہت وسیع حوصلے کے مالک تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں ہیں۔ ان کی اہلیہ چند سال پہلے ایک ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئی تھیں اور اسی طرح بیٹا بھی وفات پا گیا تھا۔ وہ صدمے بھی انہوں نے بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کیے اور کبھی شکوہ زبان پر نہیں لائے۔

آپ کی بیٹی ڈاکٹر ہانہ مریم کہتی ہیں کہ میرے والد بہت نیک اور دیندار شخص تھے۔ نماز اور قرآن اور چندے کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونے کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق ہمیشہ بڑھانے میں لگے رہتے تھے۔ دن میں کئی مرتبہ اکیلے یا مجالس میں بیٹھے ہوئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے۔ وہ کبھی یہ نہیں سوچتے تھے کہ دوسرے میرے بارے میں کیا سوچیں گے۔ زندگی کی مشکلات کے باوجود انہوں نے اپنے بچوں کو ہمیشہ یہ بات سکھائی کہ خدا تعالیٰ کا ہر حال میں شکر ادا کرنا چاہیے۔ کہتی ہیں میرے والد صاحب خلافت کے بھی بہت مخلص اور فدائی تھے۔ ان کا دینی، تاریخی اور سیاسی علم بہت وسیع تھا۔ آخری مرتبہ ہسپتال جانے والے دن بھی انہوں نے اخبار کا مطالعہ کیا اور میرا خطبہ سنا اور تاریخ سے متعلقہ انٹرویوز دیکھے اور مجھے بھی کہا کہ یہ دیکھو۔ اپنے علم اور رائے کو دوسروں کے علم اور رائے پر کبھی فوقیت نہیں دیتے تھے بلکہ آرام سے سنتے تھے، غور کرتے تھے، پرکھتے تھے۔ قرآن کریم اور اس کے ترجمہ کا ان کو بہت گہرا علم تھا۔ کہتی ہیں ہمیں قرآن کریم کے الفاظ کے معنی بتانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتے تھے کہ ان تعلیمات کا ہماری زندگی پر کیا اثر ہے۔ ذاتی زندگی میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی پہلو نظر آتا ہے۔ اسی طرح ان میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری بھی تھی۔ کہتی ہیں کہ ایک دن کھانے کے دوران وہ دعا کرنے لگ گئے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہؓ کے پاس بعض اوقات کھانے کی اتنی قلت ہوتی تھی کہ کھجور اور روٹی کو سرکہ میں ڈبو کر کھا لیتے تھے۔ اتنا کچھ ہونے کے باوجود ہم اَور زیادہ کی تمنا کرتے ہیں۔ ہمیں شکر گزار ہونا چاہیے۔ ضرورتمندوں کی مدد کرنے کا ان میں بہت جذبہ تھا۔

1967ء میں انہیں مکہ جانے کا موقع ملا۔ راستے میں ان کی نظر ایک شخص پر پڑی جس نے منہ سے تو کچھ نہیں کہا لیکن اس کی آنکھوں نے مدد اور بھوک کا اظہار کیا۔ کہتی ہیں میرے والد نے اس شخص کو کچھ رقم دی جو ان کے پاس تھی اور اس نے اپنی آنکھوں سے ہی شکریہ ادا کیا اور کھانے کے سٹال کی طرف چلا گیا۔ کہتی ہیں کچھ سال پہلے وہ تین ترکی قالین خرید کر گھر لے آئے۔ یہ دیکھ کر میری والدہ نے انہیں کہا کہ آپ نے بہت مہنگے لے لیے ہیں ان کی تو ہمیں ضرورت بھی نہیں تھی۔ انہوں نے بتایا کہ جس عورت نے مجھے یہ فروخت کیے ہیں اس کی آمدنی کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ مَیں نے اس کا جذبہ دیکھ کر اس کی مدد کرنا چاہی تھی۔ ہمیشہ دوسروں کی خوبیوں کو دیکھتے تھے نہ کہ ان کی خامیوں کو۔ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے تھے کہ مشکلات کے سامنے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے۔ ہمیشہ ہر چیز خدا تعالیٰ سے مانگنی چاہیے اور جو خدا عطا کر دے اس پر راضی ہونا چاہیے۔ کہتی ہیں وہ ہم سب کے لیے یہی نصیحت کرتے تھے اور بار بار کرتے تھے۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میں 1989ء سے ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کے ساتھ کام کر رہا ہوں۔ بہت ہی نیک اور متقی انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا اور والہانہ عشق رکھتے تھے۔ ڈاکٹر مبشر ممتاز صاحب امریکہ لکھتے ہیں کہ عاملہ ممبران کو نہایت ہی نرم لہجے میں ہدایات دیتے۔ اگر وہ کسی تجویز سے اتفاق نہ رکھتے تو اس کے ردّ میں دلیل پیش کر کے سمجھاتے۔ یہ نہیں کہ زبردستی اپنا حکم ٹھونس دیا۔ جب کوئی سنجیدہ بات کرتے تب بھی لہجے میں سختی نہ لاتے۔ جو بات سمجھاتے وہ دل کی گہرائیوں میں اترتی۔

مرزا احسان لکھتے ہیں کہ خاکسار کو احسان اللہ ظفر صاحب کے ساتھ ایک لمبا عرصہ کام کرنے کی توفیق ملی۔ بطور امیر افراد جماعت کو خلافت اور جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرواتے ہوئے دیکھا۔ سادہ مزاج، درد مند، صلح جو، غریبوں کے ہمدرد، تصنع اور بناوٹ سے پاک، بخل اور لالچ سے بالکل مبرا انسان تھے۔ اپنے خزانے جماعت اور غریبوں کے لیے کھول دینے والے تھے۔ قرآن مجید کی تفسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ میں محو رہتے تھے۔ تکبر، بڑائی اور خود پسندی سے کلیۃً عاری تھے اور خلیفۂ وقت کی ذرا سی بھی ناراضگی سے بے چین ہو

جاتے تھے۔ یہ تو مَیں نے خود بھی تجربہ کیا ہے۔ ذرا سی بھی کوئی ایسی بات ہوتی جو مَیں ان کے بارے میں ان کو لکھتا تو ہمیشہ انہوں نے بڑی بے چینی کا اظہار کیا اور فوری طور پر معافی مانگی اور حالات کو اس کے مطابق کرنے کی کوشش کی۔ کتابوں کا بے انتہا شوق تھا۔ ان کی ذاتی لائبریری میں ایسی ایسی نادر کتابیں موجود ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ آپ کو قرآن کریم سے محبت اور عشق تھا۔ کوئی مجلس ہو، کوئی محفل ہو ہمہ وقت قرآن مجید کی آیات پر غور کرتے رہتے تھے۔ ان کی محفل بے تکلف اور محبت سے ہر ایک کو اپنی طرف کھینچنے والی ہوتی تھی۔ اپنے لیے بطور امیر کبھی کوئی پروٹوکول روا نہیں رکھا۔ بہت سادہ مزاج آدمی تھے۔

ظہیر باجوہ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ڈاکٹر احسان اللہ صاحب خاموشی سے مسجد میں آتے اور جب کوئی نہ ہوتا تو اکیلے مسجد اور باتھ روم کی صفائی کرتے۔ جب ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا اس ذریعہ سے مجھے اپنی روح کی صفائی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بہت عاجزی تھی۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کی خدا سے محبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا ادراک، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کی محبت اور خلفاء سے ان کی عقیدت مثالی تھی۔ ان کی قرآن کریم سے محبت تو بیان سے باہر ہے۔ کہتے ہیں جب بھی ہم اکٹھے کار میں بیٹھتے تو قرآن کریم کی سی ڈی لگی ہوتی تھی اور گھر میں ہمیشہ ایم ٹی اے لگا رہتا تھا۔ جب بھی بیت الرحمٰن آتے تو ہمیشہ ایم ٹی اے یا تلاوت لگا دیتے۔ ان کے گھر میں ہر طرف قرآن ہی قرآن اور تفاسیر موجود ہیں اور کتب کی ایک کثیر تعداد قریباً ہر کمرے میں اور الماری میں موجود ہے۔ صرف موجود ہی نہیں ہوتی تھی ان کا وہ باقاعدگی سے مطالعہ بھی کیا کرتے تھے۔

جب یہ ربوہ میں پڑھا کرتے تھے تو ڈاکٹر صاحب کی والدہ کی خواہش تھی کہ روزانہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے ملیں اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ سے ملا کریں اور ان کو دعا کی درخواست کریں۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں میں حتی المقدور یہ کوشش کرتا رہتا تھا اور میری کامیابی تعلیمی میدان میں بھی اور دوسری تربیت میں بھی اس میں ان دونوں بزرگوں کا بہت زیادہ ہاتھ ہے۔ ہر کسی سے پیار کرتے تھے مگر جو خاص پیار مَیں نے ان کی آنکھوں میں غریب احمدیوں کے لیے دیکھا وہ بیان سے باہر ہے۔ وہ کسی کا بُرا سوچ ہی نہیں سکتے تھے لیکن جو شخص، جو خوشحال احمدی جماعت کے لیے قربانی میں آگے نہیں آتے تھے ان کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کے دل میں ایک خلش سی رہتی تھی اس کا کبھی کبھی اظہار بھی کر دیا کرتے تھے۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ ہر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح مقام سمجھے۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو سمجھیں، اپنائیں اور پھیلائیں اور اس کے لیے وہ نئے نئے طریقے بھی سوچتے رہتے تھے۔ مجھے بھی بعض دفعہ لکھتے رہتے تھے۔ مساجد بنانے کی طرف بھی ان کی بہت توجہ تھی۔ ان کے زمانے میں کافی مساجد بنی ہیں۔ ان کا دعا پر اعتقاد بہت پختہ تھا۔ ایک دفعہ عاملہ میٹنگ میں کسی نے کوئی ایسی بات کی جس سے دعا کی عظمت میں کمی کا احساس ہوتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے ان کو عاملہ میں کبھی اتنا غصہ میں نہیں دیکھا جیسا اس موقع پر دیکھا تھا۔

انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ اگر کوئی شوق تھا تو مسجدیں بنانے کا شوق تھا۔ ہر کسی کی ہر بات مانتے تھے مگر مسجد نہ بنانے کی بات کو بہت بُرا سمجھتے تھے۔ جب تک ان کی صحت ٹھیک تھی ہر جمعرات کو مسجد بیت النصر Willingboro کی مکمل صفائی خود کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشی۔

مرزا مغفور احمد صاحب جو آجکل امیر جماعت امریکہ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ پہلے نائب امیر اور پھر بحیثیت امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور جو میرے دورے ہیں، ان کے زمانے میں جب وہ امیر تھے مَیں نے امریکہ میں تین دورے بھی کیے اور انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے میرے ان دَوروں کو بھگتایا اور انتظامات کیے۔ کہتے ہیں کئی سالوں سے بیماری کی وجہ سے ان کا چلنا پھرنا محدود ہو گیا تھا مگر امارت کی ذمہ داریوں کو خوش دلی سے مکمل طور پر ادا کرتے رہے۔ ان کی گفتگو میں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بات ہوتی تھی۔ باتیں کرتے تھے تو گفتگو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بات کرتے۔ آپ کی کتب کے حوالے دیا کرتے تھے۔ اور حضور علیہ السلام سے ایک خاص تعلق کا اظہار ہوتا تھا۔ خلافت کے ساتھ بڑا گہرا اور اطاعت کا تعلق تھا اور پھر موجودہ امیر صاحب امریکہ لکھتے ہیں۔ مجھے لکھ رہے ہیں کہ آپ کی ساری ہدایات جو آتی تھیں ان کو افراد جماعت تک فوراً پہنچانے کی کوشش کرتے تھے۔ بہرحال مَیں نے بھی دیکھا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا خلافت کی اطاعت ان میں بے مثال تھی۔ اپنی رائے خود چھوڑ دیتے تھے اور بڑی خوشدلی سے چھوڑتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ ان کی بچیوں کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل، 10؍مئی 2024ء)

بنیادی مسائل کے جوابات

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: عورتوں کے مخصوص ایام میں قرآن کریم کے تحریری نسخہ کو پکڑنے اور پڑھنے نیز کمپیوٹر یا آئی پیڈ وغیرہ سے تلاوت قرآن کرنے کے بارہ میں ایک شخص نے مختلف علماء وفقہاء کے حوالہ جات پر مبنی ایک تحقیق حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کر کے اس مسئلہ کے بارہ میں حضور انور سے رہنمائی چاہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 05/اکتوبر 2018ء میں اس کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:۔

جواب: اس مسئلہ پر علماء وفقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے اور بزرگان دین نے بھی اپنی قرآن فہمی کے مطابق اس بارہ میں مختلف آراء کا اظہار کیا ہے۔

قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں میرا اس بارہ میں موقف ہے کہ ایام حیض میں عورت کو قرآن کریم کا جو حصہ زبانی یاد ہو، وہ اسے ایام حیض میں ذکر و اذکار کے طور پر دل میں دہرا سکتی ہے۔ نیز بوقت ضرورت کسی صاف کپڑے میں قرآن کریم کو پکڑ بھی سکتی ہے اور کسی کو حوالہ وغیرہ بتانے کیلئے یا بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کیلئے قرآن کریم کا کوئی حصہ پڑھ بھی سکتی ہے لیکن باقاعدہ تلاوت نہیں کر سکتی۔

اسی طرح ان ایام میں عورت کو کمپیوٹر وغیرہ پر جس میں اسے بظاہر قرآن کریم پکڑنا نہیں پڑتا باقاعدہ تلاوت کی تو اجازت نہیں لیکن کسی ضرورت مثلاً حوالہ تلاش کرنے کیلئے یا کسی کو کوئی حوالہ دکھانے کیلئے کمپیوٹر وغیرہ پر قرآن کریم سے استفادہ کر سکتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: ایک خاتون نے عورتوں کے مخصوص ایام میں ان کے مسجد میں آنے کے بارہ میں مختلف احادیث نیز موجودہ دور میں خواتین کو ان ایام میں اپنی صفائی وغیرہ کیلئے میسر جدید ساز و سامان کے ذکر پر مبنی ایک نوٹ حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کر کے مساجد میں ہونے والی جماعتی میٹنگز اور اجلاسات وغیرہ میں ایسی عورتوں کی شمولیت اور ایسی غیر مسلم خواتین کو مسجد کا وزٹ وغیرہ کروانے کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے رہنمائی طلب کی۔ جس پر حضور انور نے اپنے مکتوب مؤرخہ 14 مئی 2020ء میں درج ذیل جواب عطا فرمایا:۔

جواب: ایام حیض والی خواتین کے مسجد میں سے کوئی چیز لانے یا مسجد میں چھوڑ کر آنے نیز مسجد میں جا کر بیٹھنے کے بارہ میں الگ الگ احکامات بڑی وضاحت سے حضور ﷺ نے ہمیں سمجھا دیئے ہیں۔ چنانچہ جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں بھی ذکر فرمایا ہے کہ حضور ﷺ اپنی ازواج کو اس حالت میں چٹائی وغیرہ بچھانے کیلئے مسجد میں جانے کی اجازت فرمایا کرتے تھے۔ لیکن جہاں تک اس حالت میں مسجد میں جا کر بیٹھنے کا تعلق ہے تو اس بارہ میں بھی حضور ﷺ کی ممانعت بڑی صراحت کے ساتھ احادیث میں مذکور ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے عیدین کے موقع پر کنواری لڑکیوں، جوان و پردہ دار اور حائضہ تمام قسم کی عورتوں کو عید کیلئے جانے کی تاکیداً ہدایت فرمائی یہاں تک کہ ایسی خاتون جس کے پاس اوڑھنی نہ ہو اسے بھی فرمایا کہ وہ اپنی کسی بہن سے عاریۃً اوڑھنی لے کر جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ایام حیض والی خواتین کیلئے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ وہ نماز کی جگہ سے الگ رہ کر دعا میں شامل ہوں۔

اسی طرح حجۃ الوداع کے موقع پر جب حج سے پہلے دیگر مسلمان عمرہ کر رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے مخصوص ایام میں تھیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے انہیں عمرہ کی اجازت نہ دی کیونکہ طواف کرنے کیلئے مسجد میں زیادہ دیر تک رہنا پڑتا ہے۔ پھر جب وہ ان ایام سے فارغ ہو گئیں تو حج کے بعد انہیں الگ عمرہ کیلئے بھجوایا۔

پس احادیث میں اس قدر صراحت کے بیان کے بعد کوئی وجہ نہیں رہ جاتی کہ ہم اپنی خواہشات پوری کرنے کیلئے نئی نئی راہیں تلاش کریں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ پہلے زمانہ میں عورتوں کو اپنی صفائی کیلئے ایسے ذرائع میسر نہیں تھے جیسے اب ہیں۔ ٹھیک ہے ایسے جدید ذرائع میسر نہیں تھے لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ وہ اپنی صفائی کا خیال ہی نہیں رکھ سکتی تھیں اور ان کے حیض کے خون ادھر ادھر گرتے پڑتے تھے۔ انسان نے ہر زمانہ میں اپنی ضروریات کیلئے بہتر سے بہتر انتظام حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ پس پہلے زمانہ میں بھی عورتیں اپنی صفائی ستھرائی کیلئے بہترین انتظام کیا کرتی تھیں۔

پھر اس جدید دور کے ذرائع صفائی ستھرائی میں بھی بہر حال سقم موجود ہیں۔ ایسی خواتین جن کو بہت زیادہ خون آتا ہے بعض اوقات ان کا پیڈ Leak کر جانے کی وجہ سے کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ پس اسلام کی جو تعلیمات دائمی اور ہر زمانہ کیلئے یکساں ہیں، ان پر ہر زمانہ میں اسی طرح عمل ہو گا جس طرح آنحضور ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تھا۔

https://www.alfazlonline.org/17/12/2020/28413/

لہو دے کے ہم خدا کا قرب پائیں گے

میرے والد مکرم محمد احمد یکے از شہدائے لاہور 28 مئی 2010ء

زاہدہ ظہیر ساجد

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَ یُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا فِی التَّوۡرٰىۃِ وَ الۡاِنۡجِیۡلِ وَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ مَنۡ اَوۡفٰی بِعَہۡدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسۡتَبۡشِرُوۡا بِبَیۡعِکُمُ الَّذِیۡ بَایَعۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ (التَّوۡبَۃِ: 111)

ترجمہ: یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تا کہ اس کے بدلہ میں اُنہیں جنت ملے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اُس کے ذمہ یہ پختہ وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں (بیان) ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ پس تم اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

میرے والد مکرم محمد احمد شہید ایک عام سے انسان تھے مگر کچھ خصوصیات ان کی شخصیت کا نمایاں اور لازمی جزو تھیں جنہیں تسلیم کئے بغیر ان کی شخصیت ادھوری سی لگتی ہے۔ نمازوں میں باقاعدگی، تہجد میں گرگڑاہٹ، چندوں کی باقاعدہ ادائیگی، خلافت اور مساجد سے لگاؤ ان کے کردار کا حصہ تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ وصیت کی تمام دستاویزات کا ریکارڈ بڑے نظم کے ساتھ آپ کی شہادت کے بعد آپ کی الماری میں رکھا ہوا مل گیا۔ شاید ان ہی میں سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کو پسند آگئی کہ شہادت جیسا مقام ان کو عطا فرما دیا، واللہ اعلم۔

یہ 28 مئی، 2010ء کا دن تھا۔ سکول گرمیوں کی چھٹیوں کے لئے اسی دن بند ہوئے تھے۔ ہمیں اس دن امریکہ ہی میں کچھ عزیز و اقارب سے ملنے کے لئے صبح سویرے سفر پر جانا تھا۔ قریباً آدھی رات کے بعد فون کی گھنٹی بجی کسی دوست کا فون تھا۔ انہوں نے بتایا کہ لاہور میں ہماری مسجدوں پر دہشت گرد حملہ ہوا ہے اور پوچھا کہ آپ کے والدین وہاں رہتے ہیں وہ کیسے ہیں؟ ہم نے فوراً لاہور رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر فون ملنے میں کافی وقت لگا۔ جب بات ہوئی تو پتہ چلا کہ ابا جان شدید زخمی ہیں۔ بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔

محمد احمد شہید

آپ ہمیشہ ماڈل ٹاؤن مسجد النور میں جمعہ کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ دونوں مسجدوں میں ہونے والے باقی احوال کا بھی پتہ چلا۔ خوف سے جسم بے جان سا ہو گیا۔ یا الٰہی یہ کیسی قیامت ہے جو نہ جانے کتنے خاندانوں پر ٹوٹی ہے۔ اُسی وقت ٹکٹ خریدنے اور بکنگ وغیرہ میں لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے ہی ممکن ہوا کہ صبح کی پرواز پر جگہ مل گئی۔ علی الصبح ہمیں اطلاع مل گئی کہ ابا جان اپنے خالق سے جا ملے ہیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اچانک جدائی کا سن کر دل کو دھکا لگا مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے دل میں سکینت کا سامان بھی کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے والد صاحب کو شہداء میں شامل ہونے کا اعزاز بخش دیا ہے۔ جو 28 مئی 2010ء کو لاہور (پاکستان) میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی شہادتوں میں سے ایک بن کر چمکا۔

میرے پڑدادا حضرت فضل داد رضی اللہ

آپ کے قبول احمدیت کا واقعہ ان کے اپنے قلم سے لکھا ہوا درج ذیل ہے:

"حضرت چودھری فضل داد صاحبؓ ولد چودھری قطب الدین: سن بیعت و زیارت 1895ء یا 1896ء میں مکرم محمد احمد شہید کے دادا (یعنی میرے پڑدادا) مکرم فضل داد مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رفیق ہونا نصیب ہوا۔ آپ نے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ کی پیدائش اندازاً 1873ء کی ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد کا نام قطب الدین تھا۔ آپ کی رہائش 146 رب کھیوہ ضلع فیصل آباد کی تھی۔ آپ کے مختصر مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ سے آپ کو دلی بے چینی سی

ضرور تھی۔ اسی لئے لکھا کہ تحقیق حق کے لئے قادیان گئے۔ آپ نے اپنے مکتوب (رجسٹر روایات، نمبر3، صفحہ 130) میں لکھا ہے:

"میں تحقیق حق کے لئے 1895ء یا 1896ء میں قادیان گیا۔ اور وہاں مجھ پر حق کھل گیا۔ تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولانا مولوی نور الدین صاحبؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک روپیہ نذرانہ پیش کیا (کیونکہ میں نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خیال کیا)..... مولوی صاحب نے حاضرین کو فرمایا کہ مجھے اس روپیہ کی بڑی ضرورت تھی اور خدا نے اچھے موقع پر دیا ہے۔ مولوی صاحب جو کہ طبیب تھے انہوں نے خیال کیا کہ یہ شخص مریض ہے اور مجھ سے دریافت کیا کہ تمہیں کیا بیماری ہے؟ میں نے عرض کیا میں بیمار نہیں ہوں صرف بیعت کے لئے حاضر ہؤا ہوں۔ مولوی صاحب نے روپیہ مجھے واپس دے دیا اور فرمایا کہ بیعت لینے والا اور ہے میں نہیں ہوں ... پھر میں نے ایک شخص کو، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں رہتا تھا، کہا کہ میری بیعت کروادو اس شخص نے کہا کہ جس وقت حضرت صاحب سیر سے واپس تشریف لا کر مسجد مبارک کی سیڑھیوں کے راستے گھر کو تشریف لے جاویں اس وقت بیعت کے لیے عرض کرنا۔ چنانچہ ایک روز جب حضورؑ سیر سے واپس تشریف لا کر گھر جانے لگے تو میں مسجد مبارک میں گھر کے اندر جانے والے دروازہ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ جب حضورؑ تشریف لائے اس وقت مصافحہ کیا اور نذرانہ دیا اور بیعت کرنے کیلئے عرض کیا۔ حضورؑ نے ایک شخص کو فرمایا کہ بعد نماز مغرب ان کو بیعت کروادینا۔ چنانچہ بعد نماز مغرب حضرتِ اقدس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دس شرائط بیعت دُہرا کر مجھ سے بیعت لے لی۔"

آپ مزید لکھتے ہیں، "میں قادیان سے اپنے چک 146 واپس گیا تو ایک شخص سید مسمی دولت شاہ ساکن ضلع سیالکوٹ نے یہ کہا کہ تم جس شخص کی بیعت کر کے آئے ہو نہ ہی وہ شفاعت کے قائل ہیں اور نہ ہی نبیوں کے معجزات کے قائل ہیں۔ چنانچہ قادیان حضورؑ کی خدمت میں خط لکھا گیا۔ وہاں سے جو خط آیا وہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحومؓ کے ہاتھ کا حسبِ ذیل مضمون کا لکھا ہؤا پہنچا:

"جو شفاعت کا قائل نہیں وہ بھی کافر، جو انبیاء کے معجزات کا قائل نہیں وہ بھی کافر، حقیقی مردے زندہ نہیں ہوسکتے۔ باقی دشمنوں کی زبان کو کون روکے۔"

ایک دفعہ میں حضور سے ملنے کے لیے قادیان گیا۔ سن یاد نہیں۔ مسجد مبارک میں ان دنوں ایک صف میں پانچ آدمی کھڑے ہوتے تھے صبح کی نماز کے بعد حضور مسجد میں ٹھہر گئے (نماز صبح مولوی عبد الکریم مرحومؓ نے پڑھائی تھی)۔ فرمایا اللہ رحم کرے بارشیں بہت ہوگئی ہیں۔ سردی زیادہ پڑے گی اور طاؤن بھی زیادہ پھیلے گی۔"

ان دنوں طاعون کی پیش گوئی شائع ہو چکی تھی اور قادیان سے باہر طاعون پھیلی ہوئی تھی۔ آپ کی تبلیغ سے گاؤں کے بہت سے رہائشی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ 1938ء میں آپ نے اپنی زمین صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دی تھی۔

(رجسٹر روایات نمبر3)

مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب مرحوم

میرے دادا مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب 1889ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی وفات پر آپ کے ہم زلف مکرم غلام رسول صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ نے الفضل مورخہ 20 ستمبر 1951ء میں آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ آپ کھیوہ ضلع لائلپور کے رہنے والے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ابتدائی زمانہ کے فارغ التحصیل طالبعلموں میں سے تھے۔ امرتسر میں میڈیکل کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کو علاقہ ملکانہ میں شدھی کی تحریک کے قلع قمع کرنے والے مجاہدین میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ تحریک کے ختم ہونے پر آپ کو اپنے وطن ضلع لائلپور ہی میں کام مل گیا۔ ان دنوں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ لائلپور ہی میں سول سرجن (Civil Surgeon) تھے۔ ان کی سرپرستی اور ہدایات سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ آپ ایک خاموش مگر مخلص کارکن تھے طبیعت میں ملاحت اور قدرے ظرافت بھی تھی۔ 9 ستمبر 1951ء کو جبکہ آپ مریضوں کا معائنہ کر رہے تھے، آپ پر دل کا دوسرا حملہ ہؤا۔ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور دوبارہ نہ اٹھ سکے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

میرے والد۔ مکرم محمد احمد صاحب شہید

میرے والد مکرم محمد احمد شہید نومبر 1928ء میں پیدا ہوئے۔ آپ جڑواں بھائی تھے۔ نام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ آپ نے فرمایا جو طاقتور ہے اُس کا نام محمد احمد رکھو اور دوسرے کا نام منیر احمد۔ چنانچہ آپ کا نام محمد احمد رکھا گیا۔ آنے والے ماہ و سال نے آپؓ کی فراست کو سچ کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جسمانی طاقت سے خوب نوازا تھا۔ آپ نے ایئر فورس میں ملازمت کے دوران پوری جانفشانی اور بہادری سے فرائض ادا کئے بلکہ وقتِ رخصت بھی دلیری کا نمونہ دکھایا۔

تعلیم، مذہبی و قومی خدمات

آپ نے میٹرک تک فیصل آباد میں تعلیم پائی۔ اپنے والد کی وفات کے بعد تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور ایئر فورس کی ملازمت اختیار کر لی۔ ابّا جان کو رنگوں کی شناخت نہیں تھی۔ (Color Blind) تھے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی شان دکھائی۔ آپ کہتے تھے کہ میں دعا کرتا رہا کہ مولا اپنے فضل سے کوئی راہ نکال دے۔ آپ نے رنگوں کی شناخت والا امتحان اس وقت پاس کر لیا۔ مگر کچھ عرصے کے بعد فرائض ادا کرنے کے قابل ہونے کے لئے جسمانی تندرستی کا (میڈیکل چیک اپ)

معائنہ تھا۔ میڈیکل آفیسر نے یہ کہہ کر پاس کر دیا کہ جہاں اتنا عرصہ کام کرتے رہے ہو آئندہ بھی ٹھیک ہی رہے گا۔ یوں 1972ء میں ملازمت کے چوبیس سال پورے کر کے اور اعلیٰ کارکردگی کا اعزاز لے کر ریٹائر ہوئے۔ آپ کی ٹریننگ زیادہ تر بموں کی ساخت اور ان کو ناکارہ بنانے کے علم سے متعلق تھی۔

جماعتِ احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے جو طوفان 1974ء میں اٹھا اس وقت ہم لاہور پاک کالونی میں کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ ایک دن مالک مکان (غیر احمدی تھا) جمعہ کی نماز کے بعد گھبرایا ہؤا آیا اور مکان خالی کرنے کو کہا۔ کیونکہ دوسرے مسلمانوں کی مسجد میں اس گھر کو آگ لگانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ اباجان نے اسے کہا کہ انہیں پیغام دے دو کہ اگر وہ ایک گھر کو آگ لگائیں گے تو میں ساری کالونی اڑا دوں گا۔ آخر ائیر فورس میں بم ڈسپوزل یونٹ کی ٹریننگ کس دن کام آئے گی۔ اس واقعہ کے بعد اپنا مکان بنانے تک ہم اسی مکان میں رہے۔

یہ غالباً 77-1978ء کی بات ہے۔ ہمارے گھر سے ملحقہ ہماری مسجد بیت التوحید کی تعمیر ہوئی تھی۔ مسجد کے لئے زمین میرے والدین نے بغیر کسی منافع پر اصل قیمت پر دی تھی۔ اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری بھی ابا جان کو دے دی گئی۔ ایک دن مغرب کی نماز کے بعد جب ایک دو کے علاوہ سب نمازی جا چکے تھے، دس پندرہ نوجوانوں کا ایک ٹولہ شر کی نیت سے مسجد کے دروازے پر آگیا۔ شور سن کر آپ باہر آئے اور دروازے کے آگے کھڑے ہو کر انہیں وہیں روک لیا۔ نوجوان اشتعال میں تھے۔ نازیبا کلمات اور گالی گلوچ پر اتر آئے۔ ابا جان نے کمال جرأت سے سب سے آگے والے نوجوان کو گردن سے دبوچ کر دو چار فٹ پیچھے دھکیل دیا۔ اباجان کی گرجدار آواز کے رعب کی وجہ سے وہ آگے بڑھنے کی جرأت نہ کر سکے اور کچھ دیر شور شرابا کر کے اور دوبارہ آنے کی دھمکی دے کر چلے گئے۔

ان کے دوستوں اور ہم پیشہ ساتھیوں کا بھی کہنا ہے کہ ائیر فورس کی ملازمت کے دوران خطرناک جگہوں پر ایسے چلے جاتے تھے جیسے وہاں کوئی خطرہ ہے ہی نہیں۔ ائیر فورس کی ملازمت کے بہت کم واقعات بتاتے تھے۔ اگر بتاتے بھی تو وقت اور جگہ حذف کر دیا کرتے تھے۔

آپ کے دوست مکرم شفیق احمد مرحوم روزنامہ الفضل مورخہ 8 ستمبر 2010ء میں چند واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مرحوم اپنے شعبہ یعنی اسلحہ (Armamant) میں فرنٹ لائن کے ڈپلومہ انجینئر تھے بات کی گہرائی تک فوراً پہنچ جایا کرتے تھے۔ اور فوری فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی بہت زیادہ تھی۔ پاکستان ایئرفورس نے 1965ء کی جنگ میں انڈین ایئرفورس کی کمر توڑ دی تھی۔ جنگ کے دوران بلکہ پہلے ہی امریکہ نے پاکستان ایئرفورس کو سپیئر پارٹس کی فراہمی روک دی تھی۔ پاکستان اپنے قابلِ اعتماد دوست چین سے ایف 6 فائیٹر لینے میں کامیاب ہو گیا مگر ان پر ائیر ٹوائیر میزائل (Air-to-Air Missile) نصب کرنے کی جگہ نہ تھی۔ پاکستان ایئر فورس کے آرمامنٹ برانچ کے انجینئرز نے بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ محمد احمد صاحب کو احمدی ہونے کی وجہ سے بلانا نہیں چاہتے تھے۔ مجبور ہو کر بلانا پڑا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکتوں سے آتے ہی جگہ کی نشاندہی کر دی۔ ان کی نشان کردہ جگہ پر میزائل نصب کیا گیا اور ٹسٹ فائیرنگ کے دوران میزائل ٹھیک اپنے نشانے پر لگا۔ یہ خاص قسم کے ائیر ٹوائیر میزائل تھے جن کی ٹپ پر ایک حساس سنسر نصب ہوتا تھا۔ جو کہ دشمن کے جہاز کا پیچھا کرتا تھا حتیٰ کہ اگر دشمن کا جہاز سمت بدل لیتا تو میزائل میں بھی سمت بدلنے کی صلاحیت تھی۔

سول ڈیفنس کی ملازمت کے دوران ایک دفعہ جب جنرل ضیاء الحق نے لاہور میں کسی راستہ سے جانا تھا۔ راستہ کے محفوظ ہونے کی نشاندہی کرنے والی ٹیم میں آپ شامل تھے۔ ٹیم کے ارکان نے رپورٹ دی کہ راستہ محفوظ ہے مگر آپ نے اتفاق نہ کیا۔ آپ نے ایک رسی کی نشاندہی کی جو نزدیکی عمارت میں جا رہی تھی۔

قبل از سانحہ اشارات

آپ کے ایک نواسے نے احمدیہ مسجدوں پر دہشت گردوں کے ظالمانہ حملہ سے کچھ دن پہلے نانا ابو کو اپنی خواب گاہ کے دروازے پر سفید لباس پہنے کھڑے دیکھا وہ اس کی طرف منہ کئے مسکرا رہے تھے۔ اتنے میں نانا ابو کا نام پکارا گیا اور وہ مسکراتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ ابّاجان کو اپنے اس نواسے سے خاص لگاؤ تھا۔

آپ کے ایک اور عزیز نے دیکھا کہ لاہور (پاکستان) پر حملہ ہو گیا ہے۔

آپ کی بڑی بیٹی نے (جو امریکہ ایری زونا میں سکونت رکھتی ہے) اپنے والد کو ایری زونا میں دیکھا۔ کہ ابّاجان ایک اٹھارہ ویلر یا شاید اس سے بھی بڑے ٹرک کو چلا رہے ہیں۔ آپ ایک انٹر سیکشن پر رک کے اشارہ کے سبز ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ خواب میں بیٹی کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اوپر سے کہیں سے سب دیکھ رہی ہے۔ اتنے میں اشارہ سبز ہو جاتا ہے۔ مگر ابّاجان ٹرک کو

آگے نہیں بڑھاتے۔ ٹرک کے پیچھے ایک کار کا ڈرائیور بے چین ہو رہا ہے کہ ٹرک آگے کیوں نہیں بڑھتا۔ پچھلے ڈرائیور کی وجہ بیٹی کو بھی بے چینی شروع ہو جاتی ہے کہ ابّاجان کو کیا ہے چلتے کیوں نہیں اتنے میں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ایک غیبی طاقت نے ٹرک کو ہلکی سی قوت کے ساتھ آگے کو کر دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی ساری ٹریفک رواں دواں ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

سفرِ آخرت

سنت اللہ ہے کہ وہ بھی اپنے سے تعلق رکھنے والوں سے ان سے بڑھ کر پیار کا تعلق رکھتا ہے اور اپنے پیارے بندوں کو مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے کچھ اشارے دے دیتا ہے۔ آپ جمعہ کے دن معمولاً صبح سے ہی اہتمام شروع کر دیتے اور خواہش ہوتی کہ کچھ اور کرنے کو نہ کہا جائے۔ اس جمعہ کو جس دن آپ کی شہادت ہوئی آپ بہت خوش تھے، جلدی سے تیار ہو گئے اور نواسے کو ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ جاتے ہوئے امی جان سے دو انگلیوں کے اشارے سے کہا کہ آج آؤں گا تو دو روٹیاں کھاؤں گا۔

ایک دن پہلے آپ کے داماد جو ڈاکٹر ہیں آپ کو طبی معائنہ کے لیے ساتھ لے جانے کے لیے آئے تھے۔ لیکن اباجان ان کے ساتھ جانے پر راضی نہ ہوئے اور کہا ابھی نہیں۔ آپ کے داماد جب واپس جانے لگے۔ ڈرائیور نے آپ سے مصافحہ کیا اور کہا "اب ہم چلتے ہیں" اباجان نے جواب دیا "آپ کہاں اب تو ہم چلتے ہیں۔" داماد سے مصافحہ کر کے گھر کی طرف مڑے اور پھر واپس جا کر دوبارہ گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

مسجد بیت النور میں ہمیشہ نیچے والے ہال میں آگے بیٹھتے۔ اس دن جمعہ 28 مئی 2010ء کو بھی کرسیوں والی سب سے اگلی قطار میں بیٹھے تھے۔ امام صاحب خطبہ شروع کر چکے تھے کہ اچانک باہر سے گولیاں چلنے کی آواز آئی کچھ ہی لمحوں میں واضح ہو گیا کہ دہشت گرد حملہ ہوا ہے۔ امام صاحب نے خطبہ جاری رکھا اور درود شریف پڑھنے کی تلقین کرتے رہے۔ سب نمازی حفاظت کے پیشِ نظر تہ خانہ والے ہال (بیسمنٹ) میں جانا شروع ہو گئے۔ آپ کے پاس سے گزرنے والوں نے آپ کو بھی نیچے چلنے کے لئے کہا مگر آپ کرسی پر بیٹھے رہے۔ ایک واقف کار کے بیان کے مطابق (جو واقعہ کے بعد امّی جی کے پاس آیا تھا) یوں لگتا تھا کہ کسی مستحکم ارادے سے بیٹھے ہیں۔ اور ان کے اندر کا فوجی جاگ رہا ہے آپ کو ہمیشہ زانو پر ہاتھ رکھ کر سیدھا بیٹھنے کی عادت تھی۔ اس وقت بھی ایسے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔

ایک دہشت گرد ہال میں داخل ہو چکا تھا۔ اور اندھا دھند فائرنگ کر رہا تھا۔ اباجان کو اس وقت تک تین گولیاں لگ چکی تھیں۔ آپ کے پیچھے کرسیوں کی قطاروں میں ایک صاحب ایسے الٹے پڑے ہوئے تھے جیسے کہ وہ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ دہشت گرد ہال کے سامنے سے چکر لگا کر نیچے کی طرف جانے کے لئے مڑا۔ اور رک کر اپنی بندوق میں گولیاں بھرنے لگا۔ اس نے سمجھا ہو گا کہ یہاں سب کا کام تمام کر چکا ہے۔ ابّاجان نے موقع غنیمت جانا اور چھلانگ لگا کر اس کی گردن دبوچ لی۔ اس اثناء میں کرسیوں کے درمیان لیٹے ہوئے صاحب بھی ہمت کر کے مدد کے لئے آ گئے۔ کچھ اور نمازی بھی یہ دیکھ کر مدد کو پہنچ گئے اور ابّاجان کی ہدایات کے مطابق دہشت گرد کی مسلح جیکٹ کو ناکارہ کر دیا۔ آپ کی ایئر فورس میں بموں کو ناکارہ کرنے کی ٹریننگ خوب کام آئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بہت سی جانیں بچانے کا سامان کر دیا۔ دوسرے زخمیوں کے ساتھ آپ کو بھی ہسپتال لے جایا گیا۔ مگر جو گولی پسلیوں کے نیچے سے پیٹ کے آر پار ہوئی تھی وہ معدہ اور انتڑیوں کو تباہ کر گئی۔ آپریشنوں کے باوجود بھی ڈاکٹرز آپ کو نہ بچا سکے۔ اسی دن شام کو آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ۔

ذاتی اوصاف

آپ کو اللہ تعالیٰ پر بہت اعتقاد تھا۔ ہر معاملے میں کہتے۔ ڈور اُس کے ہاتھ میں ہے۔ میرا مولا کچھ نہ کچھ کر دے گا۔ ایئر فورس کی ریٹائر منٹ کے دن قریب آرہے تھے۔ مگر کسی جگہ سے ملازمت کی کوئی پیشکش نہ آرہی تھی۔ امّی جان پریشان رہتی تھیں۔ اللہ کی رضا سے ایئر فورس کی ملازمت ختم ہونے سے صرف ایک دن پہلے آپ کو محکمہ سول ڈیفنس کی طرف سے بم ڈسپوزل یونٹ میں پلاٹون کمانڈر کی پیشکش آ گئی۔ یہ محکمہ نیا قائم ہوا تھا۔ بعد میں آنے والے ماہ و سال کے واقعات اس بات کی شہادت بن گئے کہ اللہ تعالیٰ یہی ارادہ رکھتا تھا کہ اس بندے سے خاص کام لیا جائے۔

خلافت سے والہانہ پیار تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ فخر سے کہتے تھے کہ ان کا اور میرا سن پیدائش ایک ہی ہے۔ خاکسار کو چھوٹی عمر ہی میں خلیفۂ وقت کو خط لکھنا آپ نے سکھایا۔ پنج وقت نماز پڑھنے کی عادت ڈالی، نماز قضا نہیں کرنے دیتے تھے۔ اولاد کا جھوٹ بولنا برداشت نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا تھا۔ کبھی تفریق نہ کی۔ بیٹیوں کو بھی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اعتدال کے ساتھ ہر ضرورت اور خواہش بھی پوری کی۔ مالی قربانیاں ہمیشہ زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش رہتی۔ شہادت کے بعد علم ہوا کہ وہ کئی لوگوں کی مالی مدد کرتے تھے۔

ایئر فورس کی ملازمت میں ہر سال دو سال بعد تبادلہ ہو جاتا دوسرے مقام پر جانا پڑتا۔ جہاں بھی رہے، مغرب کی نماز ہمارے گھر میں باجماعت ہوتی۔ مواقع موجود

ہونے کے باوجود بھی رشوت نہ لیتے، نہ دیتے۔ سول ڈیفنس میں شمولیت کے بعد آڈٹ(Audit) کے عملہ نے تنخواہ روک لی۔ آپ نے ان کا ناجائز تقاضا پورا کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر چند ماہ بعد انہوں نے خود ہی تنخواہ جاری کر دی۔ طبیعت میں تنظیم اور نفاست تھی۔ رشتہ داروں میں خاص طور پر بچوں میں مقبول تھے۔ ملازموں کی ضروریات کا خیال رکھتے اور ان سے ہنسی مذاق بھی چلتا رہتا۔

آپ کی تین بیٹیوں نے بالترتیب پولیٹیکل سائنس، فزکس اور ایجوکیشن میں ماسٹرز کیا۔ اور یونیورسٹی سے لے کر ایلیمنٹری درجات تک پڑھانے کی توفیق پائی۔ ایک بیٹی ڈاکٹر ہے۔ سب سے چھوٹی بیٹی کیلگری (کینیڈا) میں احمدیہ مسلم سکول میں کنڈر گارٹن ٹیچر ہے۔ بیٹا سب سے چھوٹا ہے اور اِنٹل (Intel) میں سافٹ وئیر انجینئر ہے۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ گھر کے ماحول نے اللہ تعالیٰ، پیارے نبی محمد ﷺ اور جماعت سے وابستگی کا جذبہ بھی طبیعتوں میں خوب رچایا۔ جذبہ دینے والی بھی وہی ذاتِ باری ہے اور مواقع فراہم کرنے والی بھی وہی ذاتِ کریم ہے۔ آپ کی بڑی بیٹی زاہدہ ساجد کو ایک عرصے سے مختلف اوقات میں اشاعت، تعلیم، تربیت، تبلیغ، امورِ طالبات کی سیکریٹری کی حیثیت سے خدمت کا موقع ملا۔ حال میں بھی بحیثیت مقامی سیکریٹری مال کے فرائض ادا کر رہی ہے۔ اِس کے علاوہ مخصوص ضروریات رکھنے والے بچوں کو پڑھانے کے لئے وقف عارضی بھی کیا ہے اور زوم میڈیا پر قرآن شریف پڑھاتی ہے۔ ایک بیٹی پاکستان میں مقامی صدر لجنہ ہے۔ لائڈ منسٹر، البرٹا، کینیڈا میں رہائش پذیر بیٹی رضوانہ ناصر بھی ایک لمبے عرصہ تک تعلیم، تربیت تبلیغ اور ریجنل صدر کی حیثیت سے خدمات بجالاتی رہی ہے۔ مرحوم شہید کا بیٹا رضوان احمد مقامی سطح پر ماضی میں تعلیم، اور موجودہ طاہر اکیڈمی کے پرنسپل اور زعیم انصار اللہ کے عہدوں پر فائز ہے۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ دین اسلام اور جماعت احمدیہ سے صدق ووفاداری اور قربانیوں کے جو اعلیٰ معیار ہمارے بزرگوں نے قائم کئے۔ ہم ان کو جاری و ساری رکھنے والے ہوں۔ بلکہ اس سے بڑھ کے جانی، مالی اور وقت کی قربانی کرنے والے ہوں۔ شہداء کی قربانیاں آئندہ نسلوں کے ایمان میں استحکام کا باعث ہوں۔ آمین ثم آمین۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وعلیٰ عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ علیہ السلام

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

لندن

4/6/10

مکرم رضوان احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ دنوں ہماری مساجد میں جو ظالمانہ اور اندوہناک واقعہ ہوا ہے۔ جس میں بیسیوں احمدی اس جرم میں شہید کئے گئے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی روح کو سمجھ کر زمانے کے امام کو سلام پہنچایا اور اس کی بیعت میں آئے۔ یقیناً یہ جامِ شہادت نوش کرنے والے اللہ تعالیٰ کے قرب کو پاگئے اور دائمی زندگی کے حقدار ٹھہرے۔ میرے علم میں آیا ہے کہ اس عظیم قربانی کرنے والوں میں آپ کے ابا مکرم چودھری محمد احمد صاحب بھی شامل تھے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند کرتا چلا جائے۔ میری طرف سے دلی تعزیت قبول کریں۔

جو رپورٹس مجھے مل رہی ہیں ان کے مطابق آپ نے جس صبر اور حوصلے سے اپنے پیارے کی اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی پر ردِّ عمل دکھایا ہے۔ یہ صرف ایک احمدی کی ہی امتیازی شان ہے۔ اپنے پیاروں کی موت کا صدمہ یقیناً بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کی برداشت کی طاقت بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

جہاں اِن جانے والوں کے درجات اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند ہو رہے ہیں وہاں آپ کے صبر پر بھی یقیناً ہمارا پیارا خدا آپ کو پیار کی نظر سے دیکھ رہا ہوگا۔ پس اس خدا کے آگے جھک کر جہاں اپنے پیارے کے درجات کے لئے دعا کریں وہاں اپنے صبر و حوصلہ، استقامت اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کے لئے بھی دعا کریں۔

میرا دل بھی بے چین اور غم سے پُر ہے اور شہیدوں اور آپ کے لئے دعاؤں میں جذبات ڈھل جاتے ہیں کہ اِنَّمَاۤ اَشۡکُوۡا بَثِّیۡ وَحُزۡنِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ہی احمدی کا ردِّ عمل ہے۔ پس ہمارا تو سب کچھ اپنے خدا کے لئے ہے وہ ہمیں ہمیشہ اپنے پیار کی آغوش میں لیے رکھے۔ دشمنانِ احمدیت سے جس طرح اس کے وعدے ہیں بدلہ لے اور ہمیں فتح و نصرت کے نظارے دکھائے۔ آمین۔ تمام عزیزوں کو میری طرف سے تعزیت۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی پناہ میں رکھے۔ آئندہ ہمیشہ ہر شر سے بچائے۔ آپ سب کو محبت بھرا سلام اور دعا۔

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

زندہ درخت ۔ تبصرہ از پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد خان پرویز پروازی

[المنار یو ایس اے کے اپریل 2024ء کے شمارہ میں مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی مرحوم کا ایک مضمون 'قادیان کے بزرگ' شائع ہوا ہے۔ جس میں خاکسار کے بزرگ دادا جان کے ذکر خیر کے ذیل میں تحریر ہے :

"ہماری استاد بہن امۃ الباری ناصر نے 'زندہ درخت' کے نام سے اپنے خاندان کی تاریخ لکھی ہے اور خوب لکھی ہے اگرچہ ہمارے تبصرے کا ایک حصہ عزیزہ امۃ الباری ناصر کو پسند نہیں آیا' چاہتی تھیں ہم وہ حصہ نکال دیں ہم نے نہیں نکالا وہ تبصرہ کہیں چھپنے کو نہیں بھیجا۔ جب امۃ الباری کا انقباض دور ہو گا چھپوانے کی اجازت دیں گی تو چھپ جائے گا۔ اس تبصرہ کے نہ چھپنے سے کتاب کی افادیت میں کوئی کمی نہیں آئے گی نہ آئی ہے۔ بس بہن بھائی کے ذوقی اختلاف کا مسئلہ ہے۔"

موصوف نے جس تبصرہ کا ذکر کیا ہے من و عن اشاعت کے لئے بھیج رہی ہوں۔ یہ تحریر خاکسار کے لئے ایک اعزاز ہے۔ ایک سند امتیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے، آمین اللّٰھم آمین۔]

زندہ درخت پر تبصرہ (ڈاکٹر پرویز پروازی):

قادیان میں ہمارے پڑوس میں جو بزرگ رہتے تھے ان میں بابا جی فضل محمدؓ ہرسیاں والے بہت معروف اور مشہور تھے کیونکہ محلہ دارالفضل میں تعمیر ہونے والا پہلا مکان ان کا مکان تھا۔ محل وقوع کے لحاظ سے یہ وسیع و عریض مکان ریتی چھلہ سے شمال کی طرف جانے والی طویل سڑک پر لب سڑک واقع تھا اسی سڑک کے آخر پر حضرت نواب مبارکہ بیگمؓ کی کوٹھی دارالسلام تھی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی کوٹھی تھی۔ تعلیم الاسلام سکول تھا جو بعد کو کالج بن گیا۔ بابا فضل محمد ہرسیاں والے کے مکان کے سامنے والی گلی میں حضرت شیخ فضل احمد صاحب کا مکان تھا ملک صلاح الدین صاحب کا مکان تھا ہمارا یعنی ہمارے پھوپھا حضرت مولوی غلام نبی مصری کا مکان تھا ہمارے مکان کے ساتھ چچا علی گوہر تھے اور حضرت حکیم رحیم بخش صاحب کی اولاد کا ٹھکانہ تھا اور ملحقہ گلی میں حضرت حکیم عبید اللہ بسمل کا مطب تھا جو ہماری ہوش کے زمانے تک ختم ہو چکا تھا۔ سامنے ایک چھوٹا سا میدان تھا جو ہماری کھیلوں کے لئے کافی تھا ورنہ سامنے تو سکول اور بورڈنگ ہاؤس کی شاندار عمارت تھی اور سکول کالج کی گراؤنڈز جن تک ہماری رسائی نہیں تھی۔ قادیان کا یہ سارا ماحول یوں یاد آ رہا ہے کہ ابھی کراچی لجنہ والوں کی جانب سے "زندہ درخت" کے عنوان سے حضرت بابا جی فضل محمد ہرسیاں والے اور ان کے صاحبزادے چچا عبد الرحیم دیانت اور چچا دیانت کے خسر حکیم اللہ بخش صاحب کے احوال پر مشتمل کتاب چھپی ہے جسے ہماری استاد بہن اور جماعت کی مشہور شاعرہ اور ادیب محترمہ امتہ الباری ناصر نے اپنے دادا، ابا اور نانا کی یادوں کو زندہ رکھنے کے لئے تالیف کیا ہے۔ ہمیں اس کتاب کی خبر تو عزیزم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب نے پچھلے برس دی تھی مگر کتاب اب آ کے بتکرار اصرار کے بعد ملی ہے۔ دیر آید درست آید۔ ہم نے ایک دو نشستوں میں پڑھ ڈالی ہے اور اب ان بزرگوں کے ذکر خیر میں شریک ہو رہے ہیں۔

ہم نے بابا جی فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے کو دیکھا ہوا ہے اور ان کے ہاتھوں سے کچھ سودا سلف بھی خریدا ہوا ہے۔ سودا سلف یعنی بچوں کی چینی کی بنی ہوئی مچھلی کی شکل پر بنائی ہوئی میٹھی گولیاں جنہیں عرف عام میں مچھیاں کہا جاتا تھا۔ بابا جی خود تو بیٹھے دعاؤں میں مصروف رہتے چچا عبد اللہ اپنا سوڈا واٹر بنانے' بیچنے میں ہمہ تن مصروف رہتے دودھ اور دوسرا سامان موجود رہتا۔ سکول کی چھٹی کے وقفے میں 'مچھیاں' ہی واحد میٹھا سودا تھا جو مل جاتا تھا اور بابا جی خود ہوتے تو ایک پیسے یا دھیلے کی ڈھیر ساری مچھیاں دے دیتے۔ چچا عبد اللہ اور چچا عبد الرحیم کی دیانت سوڈا واٹر فیکٹری سارے علاقہ میں مشہور تھی۔ اسی بڑے سے مکان میں اس کا کارخانہ بکھرا پڑا تھا۔ ہم نے قادیان کے زمانہ میں پانی کم پیا ہے دیانت سوڈا فیکٹری کی بوتلیں بہت پی ہیں مفت اور جی بھر کر۔ ہماری ہوش کے زمانہ میں چچا عبد الرحیم تو احمدیہ بازار میں اٹھ گئے تھے چچا عبد اللہ ہی محلے کے بچوں کے پرسان حال تھے سکول کی چھٹی کے وقت ہر بچے کو جلد سے جلد گھر پہنچنے کی تاکید کرتے اور ساتھ میں ایک آدھ مچھی پکڑا دیتے۔ ربوہ میں غلہ منڈی میں دوبارہ اپنا سوڈا واٹر کا کام کرنے کی سعی کی مگر زمانہ بدل

گیا تھا۔

بابا ہرسیاں والے کے اس بڑے مکان میں ان کے صاحبزادے مولوی عبد الغفور صاحب اور ان کے بچے بھی رہتے تھے بشارت ہدایت وغیرہم۔ ہدایت ہمارا ہم عمر تھا۔ اسی طرح باباجی کی ایک بیٹی کے دو بیٹے بھی رہتے تھے سمیع اور فاروق۔ باباجی کے صاحبزادے حمید ہمارے سکول میں ہمارے ساتھ تھے عمر میں ایک آدھ برس بڑے ہوں گے مگر سکول میں ہم لوگ اکٹھے کھیلے ہیں۔ فاروق ہمارا ہم عمر تھا۔ غرض یہ مکان کیا پورا محلہ تھا' کچھ کاروبار کی رونق کچھ بچوں کی ریل پیل۔ قادیان کے زمانہ میں چچاعبد الرحیم دیانت کی مٹھائی ہمیں بالکل یاد نہیں صرف سید ولایت حسین کے گلاب جامن یاد ہیں وہ ان کے مکان سے ورے اسی سڑک پر تھے ہمارے کھیل کے چھوٹے سے میدان سے ادھر۔

حمید نے نیویارک میں شاہین سویٹس کے نام سے بہت شہرت حاصل کی اب معلوم ہؤا ہے کہ مٹھائی بنانے کا فن آپ نے بڑے بھائی چچاعبد الرحیم سے سیکھا ہے۔ ابھی پچھلے مہینے میں میں بالٹی مور گیا۔ وہاں حمید کے صاحب زادے عبد السلام کا ریستوران ہے۔ عزیز نے بڑی محبت سے ہمیں پائے کھلائے اور پوچھا کیسے ہیں؟؟ ہم نے کہا سبحان اللہ! واہ واہ شوربہ بہت ہی گلا ہؤا تھا! ہمارا بچپن کا دوست حمید موجود ہوتا تو داد دیتا مگر وہ تو نیویارک میں تھا۔ مٹھائی اس نے چکھائی نہیں حالانکہ شوگر کے مریضوں کو وہی ایک چیز تو چکھانے والی ہوتی ہے۔

اس گھر کی مستورات میں سے ہمارے ساتھ دو خواتین زیادہ پیار کرتی تھیں اپنی خالہ آمنہ اور سیفی صاحب کی بیگم خالہ سکینہ سیفی۔ ہماری امی اور پھوپی جی کے ساتھ ان کا تعلق بھی بہت تھا کیونکہ دونوں پھوپی جی استانی بیگم جی کی شاگرد تھیں اور بچوں کے ساتھ انہیں پیار بھی بہت تھا۔ ربوہ میں بھی اتفاق سے شروع شروع کے کچے کوارٹروں کے زمانہ میں خالہ آمنہ اپنے بچوں سمیت مستورات کے 'احاطہ' میں رہتی تھیں اور یہ احاطہ ہمارے ہی محلے میں اور گھر کے قریب تھا کیونکہ چچاعبد الرحیم دیانت قادیان میں درویش ہو گئے تھے۔ بعد کو دارالرحمت وسطی میں ایک ہی گلی میں ہم لوگ رہے اس لئے قادیان کی ہمسائیگی ربوہ تک ممتد ہو گئی۔

52-1954ء تک ہم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دفتر خدمت درویشان میں خدمت کرتے رہے اس لئے ہم ذاتی طور پر گواہ ہیں کہ حضرت میاں صاحب کا سلوک درویشوں اور ان کے خاندانوں سے کیا اور کیسا تھا۔ ہر درویش کے ہر مسئلہ پر ان کی نگاہ رہتی تھی۔ چچاعبد الرحیم دیانت کی بیٹیاں زیادہ تھیں اس لئے ان کی فکر بھی میاں صاحب کو حد سے زیادہ تھی ان کی تعلیم اور پھر ان کے رشتوں کے باب میں میاں صاحب بہت محتاط تھے خود ذاتی دلچسپی لے کر رشتے کروائے اور شادیوں میں خود شریک ہو کر بچیوں کو رخصت کیا۔ بچوں نے ادب کا ذوق اپنے ابا سے لیا ہے ان کی اولاد میں مولانا عبد الباسط شاہد تو خیر مولانا ہیں ہی ان کی اولاد بھی ماشاءاللہ چشم بد دور خوب صاحب ذوق ہے۔ آپا امتہ اللطیف خورشید مصباح کی ایڈیٹر رہیں۔ امتہ الباری ناصر تو ماشاءاللہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اب رہی ہماری بہن امتہ الحمید تو یہ ہمارے دوست عبد السلام ظافر سے بیاہی گئیں۔ دو چار سال پہلے ہم برمنگھم گئے تو کسی دوست نے پوچھا آپ ظافر صاحب کو جانتے ہیں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں ہماری گلی کا 'لڑکا' ہے ہم نہیں جانیں گے؟ ہم نے اپنی گلی کا لڑکا اس لئے کہا کہ ہماری گلی ہی سے امتہ الحمید کو بیاہ لے گئے تھے۔ ظافر صاحب کو اس تعارف کی خبر پہنچی تو بہت خوش ہوئے ملے تو فرمایا" پچھتر برس کے آدمی کو وہ لڑکے والی بات بہت خوش آئی ہے مکرر ارشاد ہو"۔ ہم نے کوئی نئی بات نہیں کہی تھی سر سید کالج کے اولڈ بوائز کا ترجمہ "کالج کے بوڑھے لڑکے" کیا کرتے تھے۔

خالہ آمنہ اور چچاعبد الرحیم دونوں نہایت ہمدرد مخلص اور محبت کرنے والے وجود تھے چچاعبد الرحیم قادیان میں ہر عید کے موقع پر محلے کے بچوں میں عیدی تقسیم کیا کرتے تھے اور ایک ایک بوتل مفت پلاتے تھے۔ ان کی آئس کریم ہم نے نہیں کھائی یا ایک آدھ بار کھائی ہو تو یاد نہیں۔ خالہ آمنہ کا سلوک ہمارے ساتھ اور ہمارے بہن بھائیوں کے ساتھ اپنے بچوں جیسا تھا گھر سے کم نکلتی تھیں مگر ہمارے گھر پھوپی جی سے ملنے ضرور آتیں۔ کسی کی بیماری کی خبر ملتی تو خالہ آمنہ اور خالہ سکینہ سیفی دونوں عیادت کو آتیں۔ محلہ کی لجنہ کے جلسے غالباً پھوپی جی کی زندگی اور صحت تک ان کے گھر میں ہوتے رہے ان کے بعد خالہ سکینہ سیفی یا خالہ آمنہ کے گھر ہونے لگے۔ بچپن میں تو ہم لوگ بے تکلف ان کے گھروں میں آیا جایا کرتے تھے مگر ربوہ میں خالہ آمنہ نے ہم سے بھی پردہ شروع کر دیا کہنے لگیں اب تم لوگ بڑے ہو گئے ہو پردہ کرنا فرض ہو گیا ہے۔ ایک بار ہمارے گھر آئیں ہم اس وقت ایم اے کر چکے تھے۔ ساتھ امتہ الباری تھیں۔ پہلی بار ہمیں ناصر صاحب کہہ کر بلایا ہم نے کہا خالہ آمنہ آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں؟ فرمانے لگیں بیٹا تم ایم اے پاس ہو گئے ہو کالج میں لیکچرار ہو گئے ہو میں تمہیں صاحب کیوں نہ کہوں؟ پھر فرمایا امتہ الباری کو کسی چیز کی سمجھ نہیں آرہی کیا تم اسے سمجھا دو گے؟ ہم نے کہا خالہ آپ حکم کریں ہم حاضر ہیں۔ ہم نے باری کو پردہ کی رعایت سے سودا کا مشکل قصیدہ پڑھایا" اٹھ گیا بہمن ودے کا چمنستاں سے عمل"۔

خالہ آمنہ ساتھ کے کمرے میں ہماری پھوپھی جی کے ساتھ بیٹھی رہیں غالباً دو یا تین گھنٹے میں یہ کام ختم ہؤا خالہ آمنہ نے کہا بیٹا یہ بتاؤ تمہیں کون سا کھانا پسند ہے میں وہ تمہیں بنا کر بھیجوں گی۔ ہم نے کہا خالہ آمنہ ہمیں آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے

ہاں قادیان چچا عبد الرحیم کو خط لکھیں تو ہمارے لئے دعا کا ضرور لکھیں۔ اب ہمیں عجیب لگتا ہے کہ ہم لوگ ان کو صرف خالہ نہیں کہتے تھے نام لے کر خالہ آمنہ کہتے تھے پتہ نہیں کیوں؟ خالہ آمنہ کے ہاتھ کا پکا ہؤا کھانا ہمیں یاد نہیں البتہ خالہ سکینہ سیفی کے ہاتھ کی پکی ہوئی چپڑی روٹیاں یاد ہیں۔

اس کتاب کے آنے کا کیسا فائدہ ہؤا کہ ہمیں اپنے بزرگوں کو یاد کرنے کا موقع مل گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیضان کو ان کی اولاد میں جاری و ساری رکھے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ نور کی برسات

امۃ الباری ناصر

تشریف لائے میہماں پھر نور کی برسات میں
آنکھیں بچھائیں میزباں پھر نور کی برسات میں

قرآن کی مشعل یہاں روشن ہے اک مینار پر
پروانے آئے ہیں یہاں پھر نور کی برسات میں

فضل و کرم مولا کا ہے سایہ فگن چاروں طرف
نورِ محمدؐ کا بیاں پھر نور کی برسات میں

یاں علم اور عرفان کی پھیلی ہوئی ہے روشنی
نکھرا ہؤا ہے سب جہاں پھر نور کی برسات میں

روحانیت ہے موج زن اک جوش سے ہر قلب میں
پر لطف جلسے کا سماں پھر نور کی برسات میں

لیں گے ملائک سایے میں ہر ذکر کے اجلاس کو
تحمید سے تر ہے زباں پھر نور کی برسات میں

سب احمدی بھائی بہن یک جان ہیں اخلاص سے
پیارو محبت کا سماں پھر نور کی برسات میں

سب حاضرینِ جلسہ کو پہنچے مسیحاً کی دعا
سب ہو کے جائیں شادماں پھر نور کی برسات میں

دعائے رحمت و مغفرت

حضرت آدم علیہ السلام نے الٰہی حکم کے خلاف بھول کر وہ شجر چکھ لیا جس سے آپ کو روکا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کچھ دعائیہ کلمات سکھائے جن کے نتیجہ میں وہ ان پر رجوع برحمت ہوا۔(البقرہ:38۔ نیز الدر لمنثور، جلد3، صفحہ 75)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝

(سورۃ الاعراف:24)

اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

حالتِ لاعلمی میں سوال سے بچنے کی دعائے بخشش و رحمت

طوفانِ نوحؑ میں جب حضرت نوحؑ کا نافرمان بیٹا بھی ہلاک ہونے لگا تو حضرت نوحؑ نے اپنے کافر بیٹے کے حق میں دعا کی جس پر عتاب ہوا کہ اپنے برے اعمال کی وجہ سے وہ آل نوحؑ میں شامل نہیں رہا۔ تب حضرت نوحؑ نے یہ عاجزانہ دعا کی جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور برکات کا مژدہ سنایا گیا۔ (ہود، 45تا49)

رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ۝

(ہود:48)

اے میرے ربّ! میں اس بارہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے کوئی ایسا سوال کروں جس کے متعلق مجھے حقیقی علم حاصل نہ ہو اور اگر تو میری گزشتہ غفلت کو معاف نہ کرے اور رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

مصیبت سے نجات حاصل کرنے کی دعا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی تھی کوئی بھی مسلمان وہ دعا کرے تو قبولیت کا موجب ہوتی ہے۔ روایات میں ہے کہ اس دعا کے بعد كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ کا وعدہ ہے کہ جو مومن بھی اعتراف ظلم کر کے دعا مانگے گا اس کی دعا قبول ہو گی۔(تفسیر قرطبی، جزء11، صفحہ 334)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝

(سورۃ الانبیاء:88)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

(خَزِيْنَةُ الدُّعَاءِ ، قرآنی دعائیں، صفحات 9-10)

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے زیر انتظام نئے مہاجرین کے لیے نیشنل اجلاس عام

لقمان احمد گوندل صاحب معاون صدر برائے نیو امیگرنٹس، مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کو مورخہ 11ر فروری2024ء بروز اتوار شام ساڑھے چار بجے نیو امیگرنٹس (نئے مہاجرین) کے لیے اُردو زبان میں نیشنل اجلاس عام بمقام مسجد النصر ویلینگ برو نیو جرسی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجلاس عام کی صدارت مکرم عبداللہ ڈبا صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم و ترجمہ، عہد اور نظم سے ہوا۔

اجلاس عام کا پروگرام خلافت کی اہمیت و برکات پر تقاریر اور نئے مہاجرین کو پیش آنے والی مشکلات کے موضوع پر مشتمل تھا۔ پہلی تقریر نئے مہاجر خادم مونس احمد صاحب نے ''خلافت کی اہمیت'' پر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم بلال رانا صاحب نائب امیر و نیشنل سیکرٹری امور عامہ امریکہ نے ایک پریزنٹیشن پیش کی جس میں بڑی تفصیل سے بتایا کہ شعبہ امور عامہ کس طرح اور کس حد تک نئے مہاجرین کی مدد کر سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک میں نئے آنے والوں کی آمدہ مشکلات کو کیسے دُور کیا جاسکتا ہے۔ خدام کے ساتھ مختصر سوال و جواب میں نیشنل سیکرٹری امور عامہ اور ان کی ٹیم نے راہنمائی کی۔

اس کے بعد طلحہ احمد صاحب نے جو کہ حال ہی میں پاکستان سے تشریف

لائے ہیں ''خلافت کی برکات'' پر ایک پُرجوش تقریر کی اور خلافت سے وابستگی پر زور دیا۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے اختتامی تقریر میں تعلق باللہ، خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے اور خلافت سے حقیقی وفا کا تعلق رکھنے نیز متفرق تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ امریکہ میں بچوں کو سکول اور کالج میں جن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کا حل بھی بتایا اور خدام کو نصائح کرتے ہوئے آئندہ آنے والی نسلوں کی حفاظت کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

اس اجلاس میں شمولیت کی غرض سے امریکہ کے دس میں سے دو ریجن (نیویارک میٹرو اور ایسٹ ریجن) کی مجالس مسجد النصر ویلینگ برو نیو جرسی میں جمع ہوئیں اور باقی مجالس نے آن لائن شرکت کی جن کی کُل تعداد 98ر تھی۔ مسجد النصر میں جو خدام حاضر تھے ان کی تعداد 120ر تھی اور کُل تعداد 218ر رہی۔ خدام کے علاوہ احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد بھی مع اہل و عیال شامل ہوئی۔

https://www.alfazl.com/2024/04/02/93824/

(مرسلہ: رضا احمد۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ)

جماعت آسٹن، ٹیکساس میں یومِ خلافت پورے جوش وخروش سے منایا گیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت آسٹن کو 19 مئی 2024ء کو یومِ خلافت منانے کی سعادت نصیب ہوئی جس کی صدارت مقامی جماعت صدر، مکرم مقبول احمد نے کی۔ مکرم راویل احمد نے سورۃ النور کی آیات 55-56 کی تلاوت کی اور انگریزی میں ترجمہ پیش کیا۔

مکرم عارف مرزا نے نظم "خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری۔ کہ جس نے ہے ہم پہ یہ نعمت اتاری" خوش الحانی سے پڑھی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر بعنوان "خلافت۔ روشنی صبحِ ازل کی" مکرم قمر ظفر کی تھی۔ آپ نے سورۃ النور کی آیت 36 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد مِشْکٰوۃ (طاق)، مِصْبَاحٌ (چراغ)، اَلزُّجَاجَۃُ (شیشہ کا شمع دان) کے معانی بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت کی نعمت کی حیثیت ایک طاق کی سی ہے جہاں ہدایت کا چراغ رکھا جاتا ہے جس سے گردونواح منور ہو جاتے ہیں اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان نورانی شعاعوں سے مستفید ہوتے ہیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے قرآنی تعلیمات کے مطابق خلافت کی تین اقسام بیان کیں۔ آخر میں حضورِ انور کی کامل صحت و تندرستی اور فعال بابرکت اور لمبی زندگی کے لیے دعا کی یاددہانی کروائی۔

اس کے بعد My Dear Huzoor کے عنوان سے ایک ڈاکومینٹری دکھائی گئی جو یوٹیوب پر موجود ہے۔ یہ ویڈیو خلیفۂ وقت سے اخلاص محبت اور آپ کی ہم سے محبت کی باتوں اور ایمان افروز نظاروں پر مشتمل ہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مربی سلسلہ مکرم قاسم چودھری صاحب نے کی اور آغاز ہی میں آپ نے حاضرین کو دعوت دی کہ وہ مختصراً اپنی خلافت سے محبت، جذبات اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کا احوال بیان کریں۔ مکرم لطیف طاہر نے آیتِ استخلاف کے حوالہ سے نبوت اور خلافت میں ربط اور فرق دونوں کو واضح کیا اور اس بات پر زور دیا کہ ہمیں عموماً اور نوجوان نسل کو خصوصاً اس آیت میں موجود اللہ تعالیٰ کے پیغام اور حکم کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مکرم باسط خان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے اپنی پہلی فیملی ملاقات یاد کرتے ہوئے بتایا کہ حضورؒ کے میرے والد صاحب سے قادیان سے دوستانہ مراسم تھے۔ ہمارے گھر بھی تشریف لاتے تھے خلافت کے بعد بھی میری دونوں بہنوں کے رخصتانہ پر تشریف لاتے رہے۔ ایک بہن کا رخصتانہ تو جلسہ سالانہ سے چند دن پہلے تھا لیکن آپ نے خاص شفقت فرمائی اور تشریف لائے۔ اس طرح کے تعلق پر ہم سمجھتے تھے کہ والد صاحب سے بہت قریبی تعلق ہے اور تھا بھی لیکن جب ہم آپؒ کے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد پہلی فیملی ملاقات کے لئے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے میری والدہ کو فرمایا آپ تو ہمارے منصور کی بہن ہیں۔ ہمارے ماموں مکرم منصور احمد بشیر واقف زندگی اور مربی سلسلہ تھے۔ کینیڈا کا مشن شروع کرنے کی سعادت بھی آپ کے حصہ میں آئی تھی۔

مکرم قمر ظفر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے اپنی بچپن کی ایک ملاقات کا دلچسپ ذکر کیا کہ آپ کی والدہ صاحبہ نے حضورؒ سے عرض کیا کہ میرا یہ بیٹا شرارتیں بہت کرتا ہے۔ حضورؒ نے جواباً فرمایا کہ ابھی جتنی شرارتیں کرنی ہیں کرلو جب بڑے ہو جاؤ گے تو کوئی شرارتیں نہیں کرنے دے گا۔ مکرم اویس احمد نے بیان کیا کہ ان کی پیدائش گیمبیا کی ہے۔ ایک دفعہ جب جماعت وہاں ہسپتال اور سکول وغیرہ تعمیر کروا رہی تھی تو خلیفۂ وقت دورہ پر تشریف لائے۔ ایک ہسپتال کے معائنہ کے دوران حضور کے ایک سوال کے جواب میں ایک ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ویسے تو یہ ہسپتال ٹھیک کام کر رہا ہے لیکن دعا کریں کہ یہ اچھا بزنس بھی کرے تو حضور نے فرمایا کہ آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں کہ لوگ زیادہ بیمار ہوں۔

مکرم منیر سیال نے صداقتِ حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں اپنے والد صاحب کا ایک واقعہ بیان کیا کہ وہ جھنگ میں رہتے تھے جہاں تین بڑے خاندان آباد تھے جو ایک پیر صاحب کے پیروکار تھے۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت ہوئی تو ان لوگوں میں آپؑ کے بارے میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ کسی نے ان کو مشورہ دیا کہ اس بارے میں اپنے پیر صاحب سے رہنمائی اور مشورہ لیں۔ چنانچہ ان خاندانوں کے بزرگوں نے ان پیر صاحب کے آستانہ پر حاضری دی اور انہیں حضرت مسیح

موعودؑ کے بارے میں بتایا۔ پیر صاحب اس وقت صحیح بخاری پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کتاب پر ہاتھ رکھ کر جوش سے کہا کہ بالکل اسی طرح جیسے آنحضرت ﷺ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اس کے مطابق مسیح موعودؑ بھی اپنے دعاوی میں سچے ہیں۔ اور اس طرح انہوں نے پُر زور طریق پر آپؑ کی صداقت کی گواہی دی۔

ان ایمان افروز اذکار کے بعد مربی صاحب نے اپنی تقریر بعنوان Philosophy of People who Follow and Obey میں اطاعت کے لفظ کی تشریح کی اور بتایا کہ آج کے دَور میں اطاعت کے تصور کو پسند نہیں کیا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ آزادی ہمارا حق ہے حالانکہ اصل میں اطاعت ہی سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور یہی دنیوی معاملات میں بھی کامیابی کا باعث بنتی ہے۔ اس وقت دنیا میں جماعت احمدیہ کو ہی یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہمیں خلیفۂ وقت جیسی نعمت اور اس کے ذریعہ سے خدا کی طرف سے رہنمائی حاصل ہے۔ آپ نے رفقائے حضرت مسیح موعودؑ؛ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ، حضرت حافظ روشن علیؓ، حضرت سر چودھری ظفر اللہ خانؓ، حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ کی مثالیں دیتے ہوئے ان کی حضرت مسیح موعودؑ اور خلافت سے بے مثال اطاعت کی واقعات بیان کیے جو ان عظیم ہستیوں کی پہچان ہیں اور ہمارے لیے قابلِ تقلید نمونہ۔ دَورِ حاضر میں سے بھی مربی صاحب نے ایسے متبعین کی مثالیں پیش کیں۔

جلسہ سالانہ امریکہ اور دیگر شعبہ جات کے اعلانات کے بعد دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین اور رضاکاروں کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

سانحۂ ہائے ارتحال

مکرم ملک مظفر خان جوئیہ: نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم ملک مظفر خان جوئیہ 22 مئی 2024ء کو 94 سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم ملک مظفر خان، مربی سلسلہ، مکرم مطیع اللہ جوئیہ صاحب کے والد گرامی تھے۔

آپ نے 1953ء میں احمدیت قبول کی اور ایک مخلص احمدی کے طور پر مثالی زندگی گزاری۔ آپ عشقِ الٰہی اور خلافت سے محبت میں ایک قابلِ تقلید نمونہ تھے۔ انسانیت کی خدمت میں پیش پیش رہتے۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کو بشمول 14 سال سے زائد عرصہ کے لیے صدر جماعت سرگودھا، مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کا موقع ملا۔ آپ کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور یہی محبت آپ نے اپنی اولاد اور اگلی نسل میں بھی پیدا کی۔

جماعتی خدمات کے علاوہ، آپ کو Thadha Joyia, Sargodha، میں تین بار بطور ممبر یونین کونسل اور ہیڈ مین کمیونٹی کے لیے خدمات انجام دینے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ کا یہ خدمت کا جذبہ آپ کے بچوں میں بھی ہے۔ مکرم سعادت احمد جوئیہ نیشنل سیکرٹری زراعت کینیڈا، اور مکرم محمد مطیع اللہ ہوائی، USA میں بطور مربی سلسلہ کے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

محترم مربی چوہدری منیر احمد صاحب: مربی سلسلہ، مکرم چودھری منیر احمد 26 مئی 2024ء کو میری لینڈ، سلور سپرنگ کے ایک ہسپتال میں 73 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم 17 جولائی 1951ء کو کھاریاں، ضلع گجرات، پاکستان میں مکرم چودھری بشیر احمد اور مکرمہ مبارکہ بیگم کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1978ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے گریجوایشن کیا اور پاکستان، امریکہ اور کینیڈا میں مربی سلسلہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ پاکستان میں حافظ آباد میں بطور مربی سلسلہ نیز معتمد مجلس خدام الاحمدیہ، خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ امریکہ میں، لاس اینجلس سیلیکون ویلی اور سینٹ لوئس میں مختلف اوقات میں 1981ء سے 1990ء تک اور پھر 1994ء سے آخری سانس تک بطور مربی سلسلہ کام کرتے رہے۔

آپ نے مسجد بیت الرحمٰن کے احاطہ میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ ٹیلی پورٹ کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو ایم ٹی اے انٹرنیشنل مسرور ٹیلی پورٹ، امریکہ کا ڈائریکٹر مقرر فرمایا۔ آپ اپنی وفات تک اس خدمت پر فائز رہے۔

آپ نہایت زیرک، مہربان، نرم خو اور مہمان نواز تھے۔ خلافت کے فدائی تھے اور ہمیشہ بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ خدمت کی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ قمر شہناز احمد، ایک بیٹا مکرم خالد بلال احمد، دو بیٹیاں، مکرمہ درِّ ثمین خان اور مکرمہ خولہ منیر احمد اور ایک بھائی مکرم چودھری نصیر احمد یادگار چھوڑے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے لواحقین پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو یہ صدمہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فلسطین میں ہیومینٹی فرسٹ کے رضاکاران کے لیے درخواست دعا

مکرم محمد نعمان صاحب از ہیومینٹی فرسٹ یوکے تحریر کرتے ہیں کہ ہیومینٹی فرسٹ گزشتہ کئی برس سے دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں عموماً اور اسرائیل اور فلسطین کے مابین حالیہ تباہ کُن جنگ کی وجہ سے جاری حالات میں خصوصاً فلسطین میں انسانیت کے لیے گراں قدر خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ اس جنگ کے آغاز سے ہی خاص طور پر غزہ کے علاقہ میں ہیومینٹی فرسٹ کے تمام مقامی رضاکاران اپنی جانوں کی پرواکیے بغیر دن رات بے پناہ لگن کے ساتھ اپنے فلسطینی بہن بھائیوں کی خدمت میں کوشاں ہیں۔ان مشکل ترین حالات میں جہاں بنیادی انسانی ضروریات تک رسائی ناممکن ہے وہاں ہمارے رضاکاران نہ صرف ٹینکروں کے ذریعہ مختلف خیمہ بستیوں میں صاف پانی فراہم کر رہے ہیں بلکہ خوراک اور صفائی ستھرائی کے لیے ضروری اشیا بھی مہیا کر رہے ہیں۔

اس جنگ کی تباہ کاریوں کے بد اثرات سے بڑوں کے علاوہ بچوں کی ذہنی حالت پر بہت ہی بُرے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں جس کے لیے ہمارے رضاکار ”غزہ کے لیے مسکراہٹیں“ کے منصوبہ کے تحت مختلف تفریحی پروگرام اور ذہنی صحت کی بہتری و بحالی کے لیے بھی ہر ممکن سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔ غزہ شہر میں رضاکاروں کی اکثریت احمدی خواتین اور مرد حضرات پر مشتمل ہے جو خود بھی جنگ کے متاثرین میں سے ہیں۔ ان کے پیاروں کو قتل کر دیا گیا اور ان کے گھروں کو تباہ کر دیا گیا اور یہ رضاکاران غزہ شہر کے دوسرے لوگوں کی طرح خود بھی اپنے ہی وطن کے شمال اور جنوب میں مہاجرین بننے پر مجبور ہو گئے ہیں جہاں انہیں نہایت محدود وسائل کے ساتھ انتہائی مشکل صورتحال کا سامنا ہے۔

حالیہ دنوں میں رفح کے علاقہ میں ہونے والے شدید حملوں کے نتیجہ میں ایک دفعہ پھر ان رضاکاران کو ایک ایسی جگہ ہجرت پر مجبور ہونا پڑا جہاں حوائج ضروریہ، صاف پانی اور دیگر بنیادی ضروریات بھی ناپید ہیں۔ مگر تمام تر مشکلات اور تکالیف کے باوجود ان رضاکاران کے جذبے کمزور نہیں ہوئے اور ہمت نہیں ہارے بلکہ وہ یہ جان کر ہی اطمینان پاتے ہیں کہ ان کے پیارے اور محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ ان تمام رضاکاران کا تقدیر الٰہی پر راضی بالرضا ہونا اور پختہ ایمان اور یقین کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے دوسروں کی مدد کرتے چلے جانا ہم سب کے لیے ایک مثالی نمونہ ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ یوکے کی جانب سے تمام احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان رضاکاران کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس ہولناک جنگ کی تباہ کاریوں سے بچائے، ان کی حفاظت فرمائے، انہیں اپنے مظلوم بہن بھائیوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے اور انہیں اپنا قرب عطا کرتے ہوئے اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(مرسلہ: لطیف احمد شیخ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل بحوالہ الفضل انٹرنیشنل، 19 مئی 2024ء)

جماعت احمدیہ بشکیک اور کاراکول، قرغیزستان میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود کا انعقاد

جماعت احمدیہ بشکیک: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قرغیزستان کے مرکزی مشن بشکیک (Bishkek) میں مورخہ 21/مارچ2024ء بروز جمعرات جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔

نماز عصر کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم الیاس کباتوف صاحب نیشنل صدر جماعت کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد دس شرائط بیعت قرغیز اور رشین زبانوں میں پڑھ کر سنائی گئیں۔ بعد ازاں ان موضوعات پر تقاریر ہوئیں: ”امام الزماں کا ظہور اور آسمانی تائیدات“ بزبان رشین از روزہ مامت صاحب سیکرٹری تربیت، ایک نظم کے بعد ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عجز و انکسار“ بزبان قرغیز از سلامت کشتوبائیوف صاحب نیشنل نائب صدر صاحب۔ جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا۔ مستورات نے ایک الگ ہال میں بڑی سکرین پر جلسہ کی کارروائی براہ راست دیکھی اور سنی۔ اردو زبان سمجھنے والے افراد کے لیے جلسہ کی کارروائی کا آن لائن اردو ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کے بعد تمام شاملین کے لیے افطاری کا انتظام تھا۔

جلسہ میں 13/انصار، 26/خدام، 14/ممبرات لجنہ اماء اللہ، 9/اطفال، 3/ناصرات، 5/بچگان اور ایک غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ اس طرح جلسہ میں کُل حاضری 71/رہی۔

جماعت احمدیہ کاراکول: اسی طرح مورخہ 24/مارچ بروز اتوار قرغیزستان کی مقامی جماعت کاراکول میں جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا گیا۔

نماز عصر کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد ناصر احمد صاحب مربی سلسلہ نے یوم مسیح موعود کا تعارف کروایا اور پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں شرائط بیعت، بیعت کی حقیقت اور ایک حدیث پیش کی گئی۔

عُرمت صاحب نے رشین زبان میں ”حضرت مسیح موعودؑ بطور سلطان القلم“ اور ضمیر بیگ صاحب نے قرغیز زبان میں ”حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عجز وانکساری“ کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی اور دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ۔

جلسہ کے بعد تمام شاملین جلسہ کے لیے افطاری کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس جلسہ کی کُل حاضری 16/رہی۔

(صباح الظفر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل بحوالہ الفضل انٹرنیشنل، 5 مئی 2024ء)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂِ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂِ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂِ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُ الحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂِ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتئ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیم دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂِ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ الاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂِ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2024ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری یکم جنوری۔پیر	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
5-14 جنوری، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیّت	شعبہ وصایا	جماعت
6-7 جنوری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2023ء، منصوبے 2024ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
12-14 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
14 جنوری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
15 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ	ریجنل	وفاقی تعطیل
20 جنوری، ہفتہ	نیشنل واقفینِ نَو (طلباء) نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	نیشنل واقفاتِ نَو۔ نیشنل کیریئر ایکسپو	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ساؤتھ ورجینیا
21 جنوری، اتوار	سیرۃ النبی ﷺ ڈے	ریجنل	جماعت
27 جنوری، ہفتہ	نیشنل تقسیم تبلیغی لٹریچر (Flyer Distribution)	شعبہ وقفِ نَو اور شعبہ تبلیغ	جماعت
28 جنوری، اتوار	نیشنل امورِ خارجیہ سیمینار	شعبہ امورِ خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
29 جنوری، پیر	ڈے آن دی ہِل (Day on the Hill)	شعبہ امورِ خارجیہ	واشنگٹن ڈی سی
فروری 1-10 فروری، جمعرات تا ہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	سیاٹل، واشنگٹن
3-4 فروری، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 فروری، جمعہ	نیشنل تبلیغ اور میڈیا ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	ورچوئل میٹنگ
11 فروری، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
11 فروری، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصایا	ویبینار(Webinar)
17 فروری، ہفتہ	عہد وقفِ نَو اور اس کے تقاضے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار(Webinar)
19 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
مارچ 1-10 مارچ، جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	جماعت
2 مارچ، ہفتہ	ریفریشر کورس 2024ء، دارالقضا، امریکہ	شعبہ دارالقضا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2-3 مارچ، ہفتہ تا اتوار	مقامی اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
3 مارچ، اتوار	وقفِ جدید ویبینار، EST7 بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار(Webinar)
8-10 مارچ، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس (LMC)	لجنہ اماء اللہ	مسجد مبارک، نارتھ ورجینیا
9 مارچ، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
9-10مارچ،ہفتہ تااتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	جماعت
10مارچ،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
12مارچ۔9اپریل،منگل تامنگل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
16مارچ،ہفتہ	وقفِ نَو اویئرنَس ڈے (Awareness Day)،بوقت افطار	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	جماعت
17مارچ،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
19-25مارچ،منگل تاپیر	رمضان تحریک جدید ہفتہ	شعبہ تحریک جدید	جماعت
24مارچ،اتوار	مسیح موعود ڈے	لوکل	جماعت
اپریل 1-10 / اپریل،پیر تابدھ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
6-7 / اپریل،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10 / اپریل،بدھ	عیدالفطر	لوکل	**جماعت**
14 / اپریل،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
26-28 / اپریل،جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ،جماعت امریکہ	جنرل سیکرٹری دفتر	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
مئی 3-5 مئی،جمعہ تااتوار	ریجنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	ریجنل
4-5 مئی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 مئی،ہفتہ	واقفینِ نَو خود کو جماعت کی خدمت کے لیے کیسے تیار کرسکتے ہیں؟ 7:30 EST بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
12 مئی،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17-19 مئی،جمعہ تااتوار	باپوں اور لڑکوں کا جامعہ کینیڈا ٹرپ	شعبہ وقفِ نَو	جماعت
18 مئی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	بوسٹن،میساچیوسٹس
19 مئی،اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
27 مئی،پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون 1-2جون،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-2جون،ہفتہ تااتوار	لوکل خدام خلافت ڈے	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
1-10جون،ہفتہ تاپیر	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7-16جون،جمعہ تااتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصایا	ویبینار(Webinar)
8جون،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
9جون،اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
15-16جون،جمعہ تااتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ(لوکل)	شعبہ تربیت	جماعت
16 جون،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،Know Your History، 7:30-9 EST بجے شام	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
17 جون، پیر	عید الاضحیٰ	لوکل	جماعت
22 جون، ہفتہ	وقفِ نَو کا کردار اور ذمہ داریاں EST 9-7:30 بجے شام	شعبہ وقفِ نَو	ویبینار (Webinar)
28-30 جون، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	رچمنڈ، ورجینیا
جولائی 4 جولائی، جمعرات	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
5-7 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
6-7 جولائی، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13 جولائی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14 جولائی، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
14-20 جولائی، اتوار تا ہفتہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
26-28 جولائی، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
29 جولائی تا 8 اگست، پیر تا جمعرات	حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	
اگست 1-10 اگست، جمعرات تا ہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4 / اگست، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 / اگست، ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار (Webinar)، 7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار (Webinar)
10 / اگست، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11 / اگست، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
11 / اگست، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار (Webinar)
11-17 / اگست، اتوار تا ہفتہ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپس (طلباء و طالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ (طلباء) ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا (طالبات)
22-23 / اگست، جمعرات تا جمعہ	روحانی فٹنس (Spiritual Fitness) کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
23-25 / اگست، جمعہ تا اتوار	نیشنل شوریٰ خدام الاحمدیہ	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
ستمبر 30 / اگست تا یکم ستمبر، جمعہ تا اتوار	MSLM24 کانفرنس	AAMS, AWSA,AMMA , IAAAE	آرلینڈو، فلوریڈا
31 / اگست تا 2 ستمبر، ہفتہ تا پیر	لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
7-8 ستمبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8 ستمبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
13-22 ستمبر، جمعہ تا اتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14 ستمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	کولمبس، اوہائیو
15 ستمبر، اتوار	قرآن اینڈ سائنس سمپوزیم، یو ایس اے	AAMS	TBD
21 ستمبر، ہفتہ	نیشنل تربیت اور طاہر اکیڈیمی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
21-30 ستمبر، ہفتہ تا پیر	تحریکِ جدید عشرہ	شعبہ تحریکِ جدید	جماعت
22 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
اکتوبر 1-10 / اکتوبر، منگل تا جمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
4-6 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	شوریٰ انصاراللہ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
5-6 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11-13 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل اجتماع خدام اور اطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ساؤتھ ورجینیا
13 / اکتوبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
12-14 / اکتوبر، ہفتہ تا پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
26-27 / اکتوبر، ہفتہ تا اتوار	نیشنل تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	غیر فیصلہ کن
نومبر 2-3 نومبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 نومبر، اتوار	نیشنل ایجوکیشن ایکسیلنس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
8-10 نومبر، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ	لجنہ اماء اللہ	مسجد محمود، ڈیٹرائٹ، مشی گن
9 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
10 نومبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
16 نومبر، جمعرات تا اتوار	ریجنل وقفِ نَو اجتماعات۔ 16 ریجنز	شعبہ ریجنل وقفِ نَو	جماعت
28 نومبر تا یکم دسمبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِوِنگ (Thanksgiving) لانگ وِیک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر 1-10 دسمبر، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7-8 دسمبر، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
7 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
7 دسمبر، ہفتہ	وقفِ جدید ویبینار (Webinar)، 7EST بجے شام	شعبہ وقفِ جدید	ویبینار (Webinar)
8 دسمبر، اتوار	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
13-15 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضلِ عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
13-22 دسمبر، جمعہ تا اتوار	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
14 دسمبر، ہفتہ	جامعہ انسپیریشن، اورینٹیشن کیمپ اور ورچوئل اوپن ہاؤس	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن۔ دورانیہ 3 گھنٹے
15 دسمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیئے۔ 7:30-9:00 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
15 دسمبر، اتوار	وصایا ویبینار	شعبہ وصیت	ویبینار (Webinar)
25 دسمبر، بدھ	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
27-29 دسمبر، جمعہ تا اتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر، سابق امیر جماعت امریکہ

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad of Qadian[as]
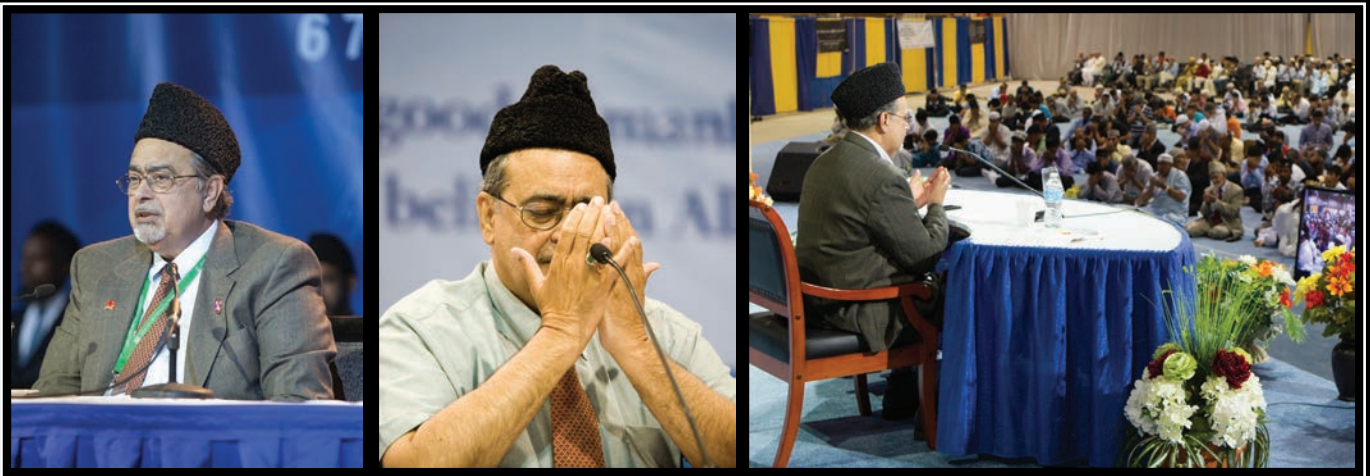
جبل النُّورکی چوٹی سے مکہ شہر کا ایک منظر
غار حرا یہاں واقع ہے۔ یہاں سے مسجد الحرام کے مینارات نظر آتے ھیں